

بیتنا
والله اعلم
بالحق

وَلَقَدْ فَتَنَّا كَبُورَةَ ابْنِ لَؤُوسَ إِذِ انبَغَذَهُ ابْنُ إِسْرَائِيلَ
WEEKLY BADR GAZAN



جلد ۱۴

شمارہ ۱۴

شعبہ چھاپہ
سالانہ ۶۷ روپے
ششماہی ۳۷ روپے
ماہانہ غیر ۸ روپے

ایڈیٹر
محمد حفیظ لطف پوری
ناشر
نیض احمد لکھنؤ

فی پوچھا۔ ۱۵ تے پیسے

۲۲ شہادت ۱۳۲۵ھ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ ۲۱ اپریل ۱۹۶۶ء

انصار احمدیہ

تاریخ ۱۹ اپریل میرا حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی خدمت میں حاضر ہوگا اسے ۱۴ اپریل کی پورٹ ملے گی جو کہ طبیعت افریقہ کے لئے ہے۔
نقل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

تاریخ ۱۹ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعا میں فرمایا کہ جو شخص اپنی خدمت میں حاضر ہوگا اسے ۱۴ اپریل کی پورٹ ملے گی جو کہ طبیعت افریقہ کے لئے ہے۔
نقل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

اس گرانقدر و تحفہ کو پوچھنی قبول فرماتے ہوئے اسی مقدس کتاب کو کشف و کھف سے لے کر آخر تک کم از کم ایک بار ضرور پڑھنے کے تکلیف فرماتے تھے۔

ہم اس موقع پر آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ ہم یہاں بڑی آرزوی کے ساتھ بغیر کسی تم کی روکاؤں کے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ امر امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ ہم نے اسلام کے کام کو بڑی کامیابی کے ساتھ نبھانا ہے۔ اسلام ایک آسان اور سادہ مذہب ہے اور اپنی اس آسانی اور سادگی کے باعث افریقہ لوگوں کے لئے کشش کا باعث بن گیا ہے۔ ہم افریقہ کی خدمت کو ہمیں اپنی ذمہ داری ہے۔ ہمیں اپنی ذمہ داری ہے۔

اسلامی تعلیمات اور عقائد میں اسلام کے روحانی اور اخلاقی اصولوں کو اپنی زندگی میں عملی طور پر ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں اپنی ذمہ داری ہے۔ ہمیں اپنی ذمہ داری ہے۔

یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی سرگرمیاں

علاقہ تورو کے نئے بادشاہ پٹیرک بوبو ضا کی ایم نامچوشی کے موقیہ قرآن شریف کا تحفہ پیش کیا

پیش کرتے ہیں۔ اور اس کے بارگاہت جوئے کی دعا کرتے ہیں۔
ہمارے مقدس نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم کا لیڈر اصل میں قوم کا خادم ہوتا ہے جو اپنی خداداد طاقت اور صلاحیت کے مطابق اپنی قوم اور ملک کی خدمت بخانا لاتا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے ان خلائق اور خدمات کو بہترین طور پر بخالانے کی توفیق عطا فرمائے جو اس اہم مقام پر فائز ہوئے کہ صورت میں آپ کو تفویض کئے گئے ہیں۔ اور ہمیشہ آپ کی مدد اور رہنمائی فرماوے۔

غالیوناب : اس بارگاہت پر حضرت تاریخی موقیہ پر ہم آپ کی خدمت میں قرآن کریم اور شریعت کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہی ایک قابل قدر تحفہ ہے جو یہاں کے مسلمان آپ کی خدمت میں پیش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ خداوند کے لئے کلام ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آجنگاہ

مشہور محرم مرزا احمد اور اس نے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ کارروائی حکماً آغاز سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے ہوا۔ محرم مرزا احمد اور صاحب چیف مشہور نے عبادت کی۔ جو بدی مقبول احمد صاحب ذبح علیہ السلام احمدیہ نے سورۃ فاتحہ کا اعجازی میں پڑھ دیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی ایک مجلس اور ممتاز رکن جناب حضرت احمد صاحب آباؤ پر مشیل بشیر ہائی سکول کیمپال نے ہوا اور بلند یہ ایڈریس پڑھ کر سنا یا بعد پوری عزت اور احترام کے ساتھ ہمیں لگا ہوا ہے ایڈریس بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جو بادشاہ نے نہایت تشکر کے ساتھ قبول کیا۔ یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے پیش کئے گئے ایڈریس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کیمپالہ۔ ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء
خدمت
غالیوناب : آپ کی رسم نامچوشی کے مبارک موقیہ پر ہم آپ کو یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن اور جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد

کیا اور مشرقی افریقہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء
محرم جو بدی مقبول احمد صاحب ذبح علیہ السلام احمدیہ مسلم مشن کیمپالہ یوگنڈا نے بذریعہ ڈاک یہ اطلاع جمالی ہے کہ مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو علاقہ تورو کے نئے بادشاہ جناب پٹیرک بوبو ضا صاحب کی رسم نامچوشی کے موقیہ پر ہمیں یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے انگریزی زبان میں ایڈریس اور ساتھ ہی انگریزی قرآن شریف کا تحفہ پیش کیا گیا۔ جو بادشاہ نے نہایت تشکر کے ساتھ قبول کیا۔ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں مقامی اور سرورجات سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے اصحاب موجود تھے۔ ہماری اس پریشکوش کا ان پر بھی اچھا اثر ہوا اللہ تعالیٰ ہمارے ان تبلیغی کام کی کوششوں میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈال دے اور ان کی کوششوں کے ذریعہ آخر پل کے سینہ دریغ عطا فرمائیں اور ہمیں حقیقی اسلام کے ذوق کو بھلا دے اور اس کے گونہ گونہ کو اس لئے موند کر دے آمین۔

انگریزی زبان میں نئے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا جانے والا ایڈریس جو یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے تیار کیا گیا تھا۔ وہ ان کے چیف

خطبہ

اسباب کوشش کریں اس میں جماعت کجبت صرف پورا ہو جائے بلکہ کجبت بھی زیادہ آمد ہو جائے

کسی جگہ کوئی احمدی کبھی بھوکا نہ رہے

ہر جماعت میں قرآن کو پڑھانے کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہیے

ام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزہ فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۸۷ء بمقام ربوہ

مرتبہ محکمہ مولوی محمد صادق صاحب سماوی انجمن صوفیہ نذر نوری

تسبیح بخود اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں فرماتا ہے
وَذَكِّرْ لَهُمْ أَنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ عَلِيمٌ
اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ
مَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا جَاءَهُ بِالْحَقِّ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا
اور دوسرے جہاں کے تمام مقامات میں
ذمہ داری کے جہد سے پھرے گئے
جہت سے، تو مومنوں کو ان کی ذمہ داریاں
یا دولا تا رہ کر پورا کرنا چاہئے۔
کو نصیب کھٹنا ہے۔

اس آیت کو ہمیں ایک توجہ وجود
غفلت کے مومن کی عزت کو یہ کہہ کر
تعام کیا ہے کہ اگر کبھی وہ اپنی کسی
ذمہ داری کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تو
اس کے یہ سنیے نہیں لئے جاتے یا اس
کو ایمان میں کمزوری پیدا ہو سکتی ہے
بیک

انسانی فطرت یہی ہے یہ بائیں جاتی ہے
کہ اگر بار بار اس کے سامنے اس کی ذمہ داریاں
نہ لائی جائیں تو وہ ان چیزوں کی طرف
متوجہ ہو جاتا ہے جو بار بار اس کے
سامنے آتی ہیں۔ اور اس بشری کمزوری
کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ذمہ دار
انسان کو اس طرف متوجہ کیا
ہے کہ حقیقی مومنین کے سامنے ان
کی ذمہ داریاں بار بار رہا کرے اور انہیں
بادولت سے رہا کرے تاکہ وہ اس کی ذمہ داری
سے نادمہ آگیاں اور اپنی ذمہ داریوں
کو نبھانے کی کوشش کریں۔

اس حکم کے تحت آج میں اسباب
جماعت کو ان کی بعض ذمہ داریاں یاد
دلانا چاہتا ہوں
ہاں پہلے یہ کہہ دوں کہ اس کے
پہلے کی سال کا یہ آخری جمعینہ جاری ہے

وہ یہ ہے کہ کسی نے اپنے ایک خطبہ
میں جماعت کے سامنے قرآن کریم کی
یہ تعلیم رکھی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ
چاہتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اس
بات کا خیال رکھیں کہ ہمیں اس سے کوئی
شخص رست نہ بھوکا نہ سرتے اور نہ ہی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسی
تعلیم دی ہے کہ ہم کوئی زائد خرچہ نہ
کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پورا کر سکتے ہیں
بہت سے دوستوں اور بہت سی
جماعتوں نے اس کے بعد بھی خطوط
لکھے ہیں کہ ہم اس کی طرف توجہ دے
رہے ہیں اور ہمارے گاؤں قصبہ یا
جماعت میں

کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا
لیکن جماعتوں کے ایک حصہ کی طرف سے
اس اطلاع کا آجانا میری تسلی کا موجب
نہیں ہو سکتا۔ اور یقیناً میری تسلی نہ ہوگی
جب تک کہ ہر احمدی اپنے یہ رپورٹ نہ
دے اور آئندہ بھی متوازی ایسی رپورٹ
نہ دینا چلا جائے کہ انہوں نے ایسا
انتظام کر لیا ہے اور اس کی تعمیل بھی
پورا ہے کہ کوئی احمدی ضرورت کو
بھوکا نہیں سوتا۔ بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ارشاد کے مطابق اور
اسی طریق پر جو روئے اللہ علیہ وسلم
نے سنت دیا ہے اسے یہ انتظام کر دیا ہے
کہ اگر اپنے کسی کوئی شخص نامساعد حالات
سے مجبور ہو کہ بھوکا رہا ہو۔ تو آئندہ وہ
بھوکا نہیں ہوئے گا

اس سلسلہ میں امرار اطلاع سے
اور ان
بڑی جماعتوں کے سامنے سے
میں کو بطور امیر صلے ہی سمجھا جاتا ہے
یہ لڑنے رکھتا ہوں کہ ہر دو ماہ کے بعد
مجھے اس سلسلہ میں اپنی تفصیلی رپورٹ

تمام اسباب جماعت کو ملنا اور تمام عہدہ
داران نظام کو مطلع ہونا۔ اس طرف
متوجہ کرنا چاہئے ہوں کہ وہ اپنی پوری
کوشش کریں کہ جماعت کا جو کجبت سے
ہمیں ہم حصہ آدرستی دہیت گئے
ہمیں۔ یا چندہ عام گئے ہیں یا بعد
سالانہ چندہ ہے نہ صرف یہ کہ پورا
ہو جائے۔ بلکہ جو کجبت بنایا گیا تھا۔ اس
سے زیادہ آمد ہو جائے اور یقیناً آمد
زیادہ ہو سکتی ہے کیونکہ جو کجبت شروع
میں پیش ہوتا ہے اور سب کی سفارش
کی جاتی ہے اور بعد میں منظوری دی
جاتی ہے۔ وہ کئی لاکھ روپیہ اس کجبت
سے کم ہوتا ہے جو ان وقت جماعت
کے اور ان کی استعداد اور ذمہ داریوں
کے پیش نظر ڈالا جانا چاہئے اس کی بہت
سہی وجوہات ہیں اس کی اصلاح کی کئی
ضرورت ہے۔ لیکن اس کی اصلاح میں
بعض روکیں بھی ہیں۔ انتشار الزمان کی
اصلاح جلد ہی ہو جائے گی۔
بیس جو کجبت منظور ہو چکا ہے وہ
اصل ذمہ داری کے کم درجہ پر ہے اس
سے نہ صرف

یہ کوشش ہونی چاہیے
کہ وہ کجبت پورا ہو جائے بجز اس کے
ساتھ ہی یہ بھی کوشش ہونی چاہیے
کہ جو حقیقی اور اصلاحی کجبت آمد کا ہے۔
ان کے مطابق ساری جماعتوں کی آمد
ہو جائے۔ امید ہے کہ تمام ریڈیو ٹرینٹ
صاحبان اور مال کے ساتھ تعلق رکھنے
والے عہدہ داران اور امرار صاحبان اور
امرار اطلاع اس امر کی طرف خصوصی توجہ
دی گئے کہ اس کے اندر ساری
رہاں کجبت نہ صرف یہ کہ پورا ہو جائے
بلکہ آمد کجبت سے بھی زیادہ ہو جائے

۲۵) اس بات جس کی طرف
میں آج جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

بھوکا یا بھوکے کے تفصیلی اس سنیے۔ جماعتوں
کو کوئی ایسی چیز یا رپورٹ مجھے بھوکے
تفصیلی اس سنیے میں کہ وہ مجھے یہ بتائیں
کہ انہوں نے اپنے علاقہ کا تفصیلی جائزہ
لیا ہے اور ہر مقام سے یہ رپورٹ حاصل
کر لیا ہے کہ کسی مقام پر بھی کوئی احمدی بھوکا
نہیں رہتا۔

تیسری بات

جس کی طرف میں اسباب جماعت عہدہ
داران جماعت اور خصوصاً امرار اطلاع
کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان
نے عارضی وقف کے متعلق جماعت میں
تخریب کی تھی۔ اس کے نتیجہ میں سیلون
اندر انہوں نے مجھے براہ راست تفصیلاً
لکھیں اور اپنے وقت کے ایک حصہ
کو اس سیکم کے مطابق وقف کیا جو
۵۵ ہفتے سے چھ ہفتے تک کے وقف کیلئے
میں نے جماعت کے سامنے رکھی تھی۔ انہوں
نے اس نعرہ میں اپنے خرچ پر متوجہ
علاقہ میں رہ کر اصلاحی اور ترقیاتی کام کرنے
کے لئے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش
کیا ہے۔

میرا جہتوں کی طرف سے بھی مجھے
اس کے متعلق رپورٹ ملی ہے لیکن جماعت
اور اطلاع کی اکثریت ایسی ہے کہ انہوں
کی طرف سے مجھے اس سلسلہ میں کئی
تک کوئی اطلاع نہ ملتی ہے۔ انہوں نے
امرار اطلاع کو اس طرف ذمہ داری
پہنچی چاہئے کیونکہ اس منصوبہ کے تحت
میں سیکم میں سے کام شروع کرانا چاہتا
ہوں۔ میں بہت تھوڑے دن وقفے
ہوں۔ اس لئے اس کی طرف ذمہ داری
ذمہ داری چاہئے۔ امرار اطلاع جماعت کے
مستعد اور مخلص اسباب کو اپنی ذمہ داری
کی طرف متوجہ کرنا زیادہ سے زیادہ
احمدی اس منصوبہ کے لئے نظر آ رہا ہے

اسلام کے لئے اسے وقت کا ایک ٹکڑا اور حقیر حصہ پیش کریں امید کریں کہ تمام امراء اخلاص تکمیل سے اپنے اپنے ذمہ داری پر اٹھیں اس سلسلہ میں مجھے بھی وقت ملے گا۔

(۱۴)

ایک اور منصوبہ

جو میں نے جماعت کے سامنے پیش کیا تھا اور وہ بنیادی لامیت کا حامل اور بہت ضروری ہے وہ یہ تھا کہ ہم جس سے کوئی شخص بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کا نظریہ نہ پڑھ سکتا ہو اور اس کے بعد اسے ترجیح دیا جائے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آئے کوئی احمدی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔

اس منصوبے کے لئے میں نے لاہور کی جماعت اور سبھا کونسل کا ضلع جلس خدام الاحمدیہ کے سید دیکھا تھا اور کراچی کی جماعت اور جھنگ کا ضلع جلس انصار اللہ کے سید دیکھا تھا اور باقی تمام جماعتوں کا کام نظارت ضلع و ارشاد کرنے کا تھا۔

اس سلسلہ میں بھی کچھ کام ہوئے لیکن میرے نزدیک احمدی وہ کام اسلٹ نہیں کرتی جماعت ایسی نہیں رہی چاہے کہ جہاں

قرآن کریم پڑھانے کا انتظام

اس منصوبہ کے ماتحت ایک ہوشی جو مجھے پہنچی وہ تو یہ ہے کہ بعض لوگوں نے انفرادی طور پر اس طرف توجہ دی اور انہوں نے اپنے ملحقہ میں قریباً سارا وقت ہی قرآن کریم کے پڑھانے کے لئے پیش کر دیا۔ وہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اور مجھے رپورٹ بھی بھیجوا رہے ہیں۔ لیکن اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بعض چند اشخاص اور کئی شخصوں کی رپورٹیں کافی نہیں بلکہ ہماری جماعت کو جماعت کے لحاظ سے اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ قرآن کریم ہماری زندگی اور ہماری روح سے ہے۔ ہماری روحانی تقاریر کا اخصار قرآن کریم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے: **دش بدیدیک منگہ سے زیادہ ہر جگہوں پر نشر مایا ہوا کہ قیامت کے دن قرآن کریم ہمارے حق میں ہمارے خلاف گواہی دے گا۔** اگر قرآن کریم کی گواہی ہمارے حق میں جوئی تو تم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل

کرو گے اور اگر تو اس کی گواہی ہمارے خلاف ہوئی تو تم اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد ہو گے۔

بہن قرآن کریم کا ہر ایک حکم واجب العمل ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہو۔

پس اور قرآن کریم کی ہر نبی و ہر وہ بات جس سے قرآن کریم روکتا ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ اگر ہم رفقاہ الہی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

پس

یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے

جس کی طرف میں جماعت کو توجہ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں زمانہ ہے کہ یہ تیسرے لئے بھی ذکر ہے اور تیسری قوم کے لئے بھی ذکر ہے۔ یعنی یہ ایک ایسی تعلیم ہے جس کے نتیجے میں تو بھی اگر تیسری قوم علی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شرف اور عزت حاصل کرو گے اس لئے یاد رکھو کہ اگر تم نے اس طرف توجہ نہ کی تو تم سے سوال کیا جائے گا۔ اور تمہارا محاسب ہوگا۔

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان اس آیت کی تفسیر ہے **وَ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ كَوْفًا لَّا تَعْلَمُونَ وَ كُنْتُمْ تَسْتَفْتُونَ رَا اِنَّ رَفِضَةَ**

قرآن کریم کتنا ہے

کہ تم سے سوال کیا جائے گا کہ دنیا میں عزت کے حصول کے لئے اور دنیا میں شرف حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک جلیں ترین تعلیم نے تمہاری طرف بھیجی تھی۔ بت دو تم نے کہاں تک اس پر عمل کیا۔

عمل کے لئے یہ ضروری ہے

کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہمیں اس سے پوری دلچسپی ہو۔ اگر ہم قرآن کریم کو نہیں پڑھے اور اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر ہم کیسے امید کر سکتے ہیں کہ قرآن کریم قیامت کے روز ہمارے حق میں گواہی دے گا کہ اے میرے رب! تیرے اس بندے کے تیری اس تعلیم کو پڑھا اور سمجھا اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی۔

ظاہر ہے کہ ان دو باتوں میں اتنا تضاد اور تناقض ہے کہ ایک خطہ کے لئے بھی یہ آٹھویں نہیں کر سکتے کہ ہمیں قرآن کریم پڑھنا آتا ہے اور نہ ہمیں اس کا ترجمہ آتا ہے اور ہمیں اس

کے معافی سمجھنے کی کوشش کریں اور نہ اس پر عمل کریں پھر بھی قیامت کے روز خدا تعالیٰ ایسے مسلمان اور وہ حالات پیدا کرے گا کہ خدا تعالیٰ کا یہی توراہ ہمارے حق میں گواہی دے۔

اس قسم کا قصور انسانی عقل میں قطعاً نہیں آسکتا!!!

اس سلسلہ میں یہ دیکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض جگہ سے یہ شکایت

موصول ہوتی ہے کہ گو ہماری یہ جماعت خدام الاحمدیہ کے سپرد نہ کی گئی تھی لیکن انہوں نے جماعتی انتظام سے ملحدہ قرآن کریم سکھانے کا اپنے طور پر انتظام کر دیا ہے اور وہ جماعت سے قطعاً نہیں کر رہے۔ اگر ایک مقام پر بھی ایسا ہوا ہو تو یہ بہت افسوس ناک ہے۔ خدام کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو طریقہ انہوں نے اختیار کیا ہے وہ درست نہیں جو جگہوں میں قرآن کریم کے پڑھانے کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے مثلاً لاہور اور ضلع سوات کی جماعتیں وہاں جماعتی نظام سے نہیں پڑھنا چاہتے۔ اگر وہ مقلد ہیں امید رکھنا ہوں۔

جلس خدام الاحمدیہ سے پورا تقاضا کر لیں اور جگہ جگہ یا سلا تہیں قرآن کریم پڑھانے کا کام جلس انصار اللہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس علاقہ کی جو عزت اس میں امید رکھنا ہوں کہ وہ جلس انصار اللہ سے پورا تقاضا کر لیں گی۔ اور وہ مقلد جماعتیں یا اصحاب جہاں قرآن کریم کی تعلیم کا کام جماعتی نظام کے تحویل دیا گیا ہے وہاں جہاں تک قرآن کریم پڑھانے کا سوال ہے خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کا کوئی وجود ہی نہیں ہے کیونکہ یہ کام ان کے سپرد کیا ہی نہیں گیا۔

تمام دستوں کو انصار میں سے ہوں یا خدام میں سے ہوں یا بڑی عمر کے

یہ بنیادی بات یاد رکھنی چاہیے

کہ احمدی ہونے اور انصار یا خدام کے رکن ہونے میں بڑا فرق ہے۔ ایک احمدی بر اللہ تعالیٰ نے بڑی اہم اور بڑی وسیع ذمہ داری فرمائی ہے۔ اگر وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں حضور کے منشاء اور ارشاد کے ماتحت اور پھر بعد میں حضور کے خلفاء کے منشاء اور ارشاد کے ماتحت تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو سرگئیں تیار کی جائیں ہر احمدی اپنا سب کچھ قربان

کرنے کے لئے ان جگہوں کو کامیاب کرنے کی کوشش کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا منہ لہ بولا آسمان پر چھو جائے کہ اسلام کو اس زمانہ میں جو مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے تمام ادیان باطلہ پر غالب کرے گا۔ اس فیصلے کا نفوذ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جسے ہماری کوشش جذب کرے اس دنیا میں بھی جس قدر نظر آجائے۔

یہ الہی فیصلہ

جو آسمان پر ہو چکا ہے یہ نہیں پرنا فذ ہو کر رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی!!! لیکن اس راہ میں انتہائی قربانی پیش کرنا عمارتیں ہے۔ یہ کام ہر ایک احمدی کے سپرد ہے احمدی نوجوان کے بھی، احمدی بڑے بچے کے بھی، احمدی مرد کے بھی، احمدی عورت کے بھی اور احمدی بچے کے بھی!!!

اس وسیع کام کا ایک حصہ جو شاید اس کام کا ہزارواں حصہ بھی نہ ہو جس خدام الاحمدیہ انصار اللہ، انصار اللہ اور نامرات الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے تاکہ ان مختلف گروہوں کی تربیت ایسے رنگ میں کی جاسکے۔ یا ان کی تربیت ایسے طور پر قائم رکھی جاسکے کہ وہ اس ذمہ داری کو مکمل حفاہ ادا کر سکیں جو ایک احمدی کی حیثیت سے اسے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

پس جلس خدام الاحمدیہ یا جلس انصار اللہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ بہت ہی محدود ہے۔ اس محدود ذمہ داری کو ٹھیک طرح تباہ لینے کے بعد اگر کوئی رکن کوشش ہو جاتا ہے کہ کئی ذمہ داری بھی بحیثیت احمدی ہونے کے اس پر ڈالی گئی تھی وہ اس نے پوری کر دی تو وہ لگھی خور وہ ہے۔ کیونکہ جو ذمہ داری اس پر ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ڈالی گئی ہے یہ ذمہ داری اس کے مقابل پر شاید ہزارواں حصہ ہی ہیں۔ اس پر خوش ہنر کر بیٹھ جانا بڑی خطرناک بات ہے۔

یہ ہمارے سوچ اور فکر کا مقام ہے اور اس کے لئے خطرہ کا مقام ہے اسی طرح اگر عورتی کے چوسنے میں اپنے تجربہ کے زعم میں وہ اپنے حدود سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اچھا کام نہیں کرتا۔ جو جماعتی نظام کو ذمہ داری ہے وہ جماعتی نظام سے ہی ادا کر لیں ہے اور تم

نے جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس میں حصہ لینا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جماعت خدام الاموریہ اور مجالس انصار اللہ اتنی زبرد آزما نہیں جتنے کہ جماعتی جلسوں سے مار۔ حضرت صلح ہو خود مرضی اللہ تعالیٰ نے عنایت سے مجالس خدام الاموریہ اور مجالس انصار اللہ کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے ایک محدود کام

محدود دائرہ عمل میں

ان تنظیموں کے سرکردہ کیا ہے جماعتی نظام کو میں یہ حق نہیں دیتا کہ وہ ان کے کاموں میں دخل دے۔ کوئی مہذب اور پرہیزگار ہر پاپا اور اچھے صلح مریا ابرو خدا تالی، اس کو بدعت نہیں سمجھتا۔ وہ خدام الاموریہ کے کام میں دخل نہیں دے گا، لیکن میں اجازت دیتا ہوں کہ اگر وہ ضرورت محسوس کریں تو وہ ان سے درخواست کر سکتے ہیں کہ جماعتی مجلس خدام الاموریہ تم پر کام کرو۔

درخواست کرنے کی اجازت دینا تو دراصل امر اور کوخیزت دلانے کے لئے ہے۔ یعنی تنظیم کو اس حد تک بڑھنا چاہئے کہ ان کو مجلس خدام الاموریہ کی طرف سے لیکھوا ہوں نے اسی اجازت سے ناجائز فرسائد اٹھا لیے اور جب بھی کوئی جماعتی کام ان کے سامنے آتا تو انہوں نے کہا ہے اس کے کہ باقی نظام سے کام لینے آرام کے مجلس خدام الاموریہ کے منافی تاہم کوئی بااداران سے درخواست نہ کرنا ہر باقی کو یہ کام آپ کریں اور اس طرح وہ جماعتی نظام کو کمزور کرنے کا موجب ہوئے اس لئے آج سے

ان کا یہ حق نہیں واپس لینا ہوں جماعت کا کوئی عہدیدار اب اس بات کا حوالہ نہیں ہوگا کہ وہ مجالس خدام الاموریہ یا مجالس انصار اللہ سے کام لینے کی کوئی درخواست کرے۔ حکم وہ دے نہیں سکتا وہ پہلے ہی منہ سے درخواست کی اجازت اب واپس لے لی جاتی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ جماعتی کام انہوں نے جماعتی نظام کے ذریعے سے ہی کرانے، اچھے مجلس خدام الاموریہ انصار اللہ سے سمجھی، اس قسم کی درخواست نہ کرنا ہوگی۔ فی الحال میں اس اجازت کو صرف ایک سال کے لئے واپس لیت ہوں پھر حالات دیکھ کر ضبطہ کر سوں گا اس کے مطابق جو اللہ

تعالیٰ نے مجھے سمجھایا۔ جماعتی عہدیداروں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو ایک طرف احمدی ہیں اور دوسری طرف احمدی ہونے کی وجہ سے بعض شخصوں و عہدوں ذمہ داریاں بطور رکن مجلس خدام الاموریہ یا بطور رکن مجلس انصار اللہ ان پر عائد ہوتی ہیں۔

یہی بڑی وضاحت ہے بتا دینا چاہتا ہوں کہ جماعتی کام پر حال اہم ہیں اگر امیر جماعت یا ریڈیکل نے حیثیت احمدی کے انہیں کوئی حکم دے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس حکم کو بلا لیں۔ خواہ اس حکم کا مجب آوری کے نتیجے میں انہیں مجلس خدام الاموریہ کے کسی افسر کی حکم عہدہ ہی کیوں نہ دیا گیا ہو۔ سرگرمی تو کسی صورت میں چھوڑ نہیں لیکن ایسی چاہئے کہ اپنی تنظیم کو اطلاع دے دیں کہ ریڈیکل یا امیر نے میرے ذمہ فرائض کام لگایا ہے۔ اس وقت مجھے وہ کام دے سکتا ہے اور اس وقت آپ نے ایک دو سر کام میرے ذمہ لگا سکتا ہیں۔ خدام الاموریہ یا انصار اللہ کا وہ کام اس وقت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس سے زیادہ اہم کام مجھے بڑی تنظیم کی طرف سے ملے اس لئے میں جماعتی کام کروں گا اس ذیلی تنظیم کو کام نہیں کر سوں گا۔ اس طرح وہ عہدت کریں لیکن جماعتی تنظیم سے عہدت نہ کریں۔ یہ طریق قطعاً کسی سرکردہ ہر حال، حق کام کو ذیلی تنظیموں کے کام پر مقدم رکھنا ہوگا۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاموریہ نے تشریح کریم کے بڑھانے کا انتظام جماعتی انتظام سے طیارہ ہو کر اپنے طور پر شروع کر دیا ہے۔ وہ میری آواز پہنچتی ہی اس کام کو بند کریں

جماعتی انتظام کے ماتحت
اس کام کو کریں۔ تشریح کریم کا بھلا اس کا ہم حاصل کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر قرآن کریم خود فرما سے کہ جب مجھے سمجھنا ہو تو یا دیکھو کہ اپنے نفس کی اصلاح کے لیے میرے پاس آنا۔ یہی سوائے اس شخص کے جو پاک ہو گیا ہی کو ہاتھ نہیں لگنے دیتا۔ اور اگر تم مہلر ہوئے تو میرے ہاتھ لگنا چاہو گے تو مجھے خدا تعالیٰ نے یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ ہاتھ مجھے چھو نہیں پائے گا۔ تشریح ہاتھ مجھے اسی وقت چھو سکے گا جب تم جتنا مجھے جانتے ہو۔ اس پر عمل کرنے والے بھی ہو۔ اور پھر میرے پاس انہی ت کے ساتھ آؤ جو نہ علم تم مجھ سے حاصل

کر۔ ایٹھا زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالو گے۔ یہ بڑا ہی اہم کام ہے۔ قرآن کریم کا سمجھنا ہمارے لئے بنیادیت ضروری ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ہی، جماعتی ذمہ داریاں لگایا ہے اور میں منظم کیا گیا ہے۔ اس اپنی مسئلہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام کیا ہے کہ تشریح کریم کی تعلیم کو دنیا پر میں اس رنگ میں پھیلاؤں گا کہ دنیا پر تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ اگر ہم دنیا اور آخری زندگی کی تلاش کرتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا۔ دنیا میں تشریح کریم کی تعلیم آپ پھیلا کیے گئے ہیں جبکہ خود آپ کو بھی اس کا علم حاصل نہ ہو۔ اگر خود آپ پر تشریح کریم کی تعلیم کی قیام کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ حاصل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ خود قرآن کریم کو نہ سمجھیں اور اس کے علوم اچھی طور پر ہمارے ذہنوں میں مستحضر نہ ہوں۔ پس

میں تمام ارادہ اصلاح کو بڑھانا چاہتا ہوں کہ وہ اسے مطلع کی جماعت میں قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت انتظام کریں اور ہر وہاہ کے بعد مجھے اس کی رپورٹ پھواریا کریں۔ پھر اس کے علاوہ ایک منصوبہ ترقی اور اصلاحی دور تو قرآن کا کثرت کے ساتھ تیار کرنے کا ہے اس کی تفصیل میں میں اس وقت جانا نہیں چاہتا۔ وہ بھی ایک اہم کام ہے جو نہ بہت سے کام، ہمیں ہی کی طرف توجہ روزانہ ہی دینا پڑتی ہے اس لئے اس طرف سے جتنے کی جتنی

درخواستیں
۱۔ محمد یوسف صاحب درویشی نے دیوید عید زبانی کے دور سے روزہ چانگ پاول پھیل جانے کی وجہ سے بائیں پاؤں کی چھت پر سخت پوٹ لگی ہے اور وہ سہارا پر چل رہی ہے۔ اچھی چلنے کے قابل نہیں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔
۲۔ خاکسار محمد عبدالقدوس تیار پوری
۳۔ میرا لڑکا ایم بی بی ایس کا اور دوسرا بی بی ایس کا پہلا امتحان دے رہا ہے۔
۴۔ صاحبزادہ زین کا میاں کا میاں کے لئے دعا فرمائیں۔
مجھے مالی مشکلات درپیش ہیں اور میری اہلیہ بیمار رہتی ہے۔ میری پریشانیوں کے ان ادارہ اہل کی کامل شفا یابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار غلام احمد ٹھکانہ
خاکسار سپرہ سرینگر کشمیر

صیح طور پر ہونے کے اور کام ٹھیک طرح چلتے رہیں میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی ایک اسی تمام کرنا ہوں اور فی الحال اس پر مکرم ابو العطار صاحب کو مقرر کرنا ہوا ہے وہ براہ راست میرے سامنے ذمہ دار ہوں گے۔
میں چاہتا ہوں کہ کچھ بڑھاپے کے بغیر ان کا منوں کو کیا جائے۔ آلا اشارہ اللہ۔ اس لئے ان کا علاج بھی رضا کاروں پر مشتمل ہونا چاہیے اور روزہ کی جماعت کو اس کے لئے رضا کار پیش کرنے سے چاہئیں۔
اہل روزہ کو خیزت دلانے کے لئے میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری بہیموں چاہیں ایسی ہیں کہ جہاں مستعد اور چھٹی احباب کافی تعداد میں دو دو میں ہیں چاہئے یا پانچ گنتے روزانہ دیتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ آپ ان سے پیچھے رہ جائیں۔

میں امید کرنا ہوں کہ ان کاموں کے لئے روزہ کی جماعت رضا کار پیش کر دے گا تاہم اس کام کو خوشحال السولہ سے سہارا حاصل کریں۔
اللہ تعالیٰ محض ایسے فضل سے، محض ایسے احسان سے ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ وہ ذمہ داریاں جو اس سے ہم پر عائد ہیں۔ احد راہمی قبیلہ جو مسکا ہم تک حقا آپس سے انجام دے سکیں کہ اس کے فضل کے بغیر ہم اس کے فضل کو بھی حاصل نہیں کر سکتے۔
والفضل روزہ اپریل ۱۹۳۷ء

درخواستیں
۱۔ محمد یوسف صاحب درویشی نے دیوید عید زبانی کے دور سے روزہ چانگ پاول پھیل جانے کی وجہ سے بائیں پاؤں کی چھت پر سخت پوٹ لگی ہے اور وہ سہارا پر چل رہی ہے۔ اچھی چلنے کے قابل نہیں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔
۲۔ میرا لڑکا ایم بی بی ایس کا اور دوسرا بی بی ایس کا پہلا امتحان دے رہا ہے۔
۳۔ صاحبزادہ زین کا میاں کا میاں کے لئے دعا فرمائیں۔
مجھے مالی مشکلات درپیش ہیں اور میری اہلیہ بیمار رہتی ہے۔ میری پریشانیوں کے ان ادارہ اہل کی کامل شفا یابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار غلام احمد ٹھکانہ
خاکسار سپرہ سرینگر کشمیر

کابینہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دورہ شمالی ہند

حضرت صاحبزادہ مراد بیگم صاحبہ مع اہل و عیال لمبے سفر پر تشریف لے گئے

(قسط نمبر ۱)

رپورٹ سرسخترم چوہدری مبارک علی صاحب ناضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ

تاریخی بدر کے سامنے آئے ہیں قیام اور
 معزز زمینداروں کا مختصر تعارف قبل از
 پیش کر چکا ہوں۔ احمدی خواہ متناکر، در
 ہوا اس کے دل میں تیشیں اسلام کی ایک
 ایسی تڑپ رہتی ہے کہ وہ ہر خوشی اور
 تقریب کے موقع پر اس... تاریخ میں
 رہنا ہے کہ تبلیغ اسلام کے ہم رہنے میں
 حصہ دار بن سکے۔ چنانچہ محترم ڈاکٹر
 شمیم احمد صاحب اور ان کے صحابی
 تسنیم احمد صاحب نے اپنی گونا گوں
 معروضیت کے باوجود ایک مشنیر کا
 انتظام فرمایا۔ اس لئے ہمیں کہ اپنی
 اہارت کا اظہار کیا جائے اور شراں نے
 کہ اپنے حلقہ احباب کو اکٹھا کر کے اپنے
 ایک چھان کا عرف تعارف کروایا جائے۔
 آجکل دہلی یا قوسیاہ شادیوں پر ہوتی
 ہیں یا پھر مشرق اقوام کی تقلیدیں ہم کی
 سانگرہ دھوم دھام سے منانے کے
 لئے۔ اور یورپی مغربیت کا مظاہرہ
 کرتے ہوئے بچے کے ہاتھ سے ایک
 کلب رکھتی جلائے کے لئے چھا کر
 مرنے اس قوم میں بھی بڑی شہرت کے
 ساتھ پھیلی رہے۔ جو کسی زمانہ میں خود
 دنیا کی رہ رہتی۔ اور دنیا اس کی تقلید
 میں خوشی اور عزت شکر کرتی تھی۔ مگر
 آج سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وارث
 بننے والی قوم کے کسی فرد کو
 اگر پٹھان کرنا تھا تو نصیب ہونے لگے
 تو اس کا گریب سے پہلا قدم مغربوں
 تہذیب کی تقلید کی طرف اٹھتا ہے۔ مگر
 اللہ تعالیٰ نے کی ہزار ہزار رعیتیں ہوں مائے
 زمانہ حضرت خیرا علیہ السلام احمد صاحب
 غلامی یا علیہ السلام پر جنہوں نے ایک
 ایسی برکت دیہ جاہد کی دنیا دہلی میں
 کی تھی یہی یہ ڈال دیا گیا ہے جو مغربوں
 تہذیب کی ہر حرکت ماحول اور معاشرہ
 کے لئے ایک لعنت ہے۔ جس سے
 ہر احمدی کو ہوشیار رہنا چاہیے۔ جو خدا
 کے مقررہ برائیوں کے بجائے سے
 نیکو رہی مرنے دعوتوں کے استہم تک
 سنبھلی جگہ امر کا فرمانظرانے کے تاکہ
 ایک احمدی عہد کشت کیا گرا جو وہ اپنی

ہر تقریب میں خدا کا حصہ زیادہ رکھنا چاہتا
 ہے۔ چھ گزشتہ ۱۱ سال سے ہمارے
 میں ماہے کا موقع مل رہا ہے کسی احمدی
 کے گھر میں اگر دعوت دہلی بھی ہے تو وہاں
 بھی ایک تیشی یا ترقی تقریر اور قرآن
 کریم کی تلاوت دعوت کا ایک لازمی اور
 اہم حصہ نظر آتا ہے۔ اصل میں دعوت
 کے موقع پر تبلیغ اسلام کا پاک ٹونہ
 ہمارے آقا سید ولد آدم حضرت محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے
 سامنے پیش کیا تھا مگر افسوس انسان
 اس نہایت ہی پر حکمت سنت نبوی کو
 چھٹا بیٹھے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے دعوت
 مذکورہ دی یا ان کے ہاں خوشی کی ایسی
 تقاریب منع نہیں ہوئیں۔ بلکہ ان مواقع
 کو تبلیغ دین کے لئے استعمال کرنا ان
 کے نزدیک رنگدہی ہونگ ڈالنے
 والی بات ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا کتنا
 احسان ہے انہوں پر کہ وہ دعوت بھی
 کرتے ہیں تو تبلیغ کے لئے۔ چنانچہ ڈاکٹر
 شمیم احمد صاحب اور ان کے صحابی تفضل
 استیخرفین سے شہر کے معززین، مہکاری
 اشراف اور ڈاکٹروں کو اپنے ہاں مدعو
 کیا۔ ملاوت قرآن کریم کے بعد حضرت
 صاحبزادہ مراد بیگم احمد صاحب نے
 سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات
 پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے
 نہایت ہی لطیفہ انداز میں قرآن کریم
 کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی کرشم سیرت کے مختلف پہلوؤں پر
 روشنی ڈالی اور ساتھ ساتھ مسلمانوں
 کو ان کے ذرائع کی طرف متوجہ کیا۔
 رقت سے پر ہمت رہتی ہوئی آواز میں
 آپ نے فرمایا۔
 ہمارے مسلمان علماء تو ہم پر الزام
 رکھتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ مگر جس
 آپ کے سامنے ہاتھ جماعت احمدیہ کا
 رہنا۔ خلیفہ ثانی کا لڑکا اور سر جوہا امام
 آج چھوٹا بھائی ہوں خدا کو گواہ رکھو
 کہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک ہائی جامعیت
 احمدی نے جو کچھ پایا ہے۔ وہ صرف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی برکت سے
 پایا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
 مراد صاحب علیہ السلام کو فرود خاں طلب
 کر کے فرمایا تھا کہ ہمارے برگزیدہ بندے
 اب دنیا میں اعلان کر دے کہ کل
 ہو کہ تو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نقیما ملک من عنہم وتعلم۔ یہ
 تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب
 کا آنے والے دستوں سے تعارف
 کر دیا گیا اور بعد میں تقریباً گھنٹہ تک
 باہمی گفتگو ہوئی رہی جس میں حضرت
 میاں صاحب نے قرآن کریم کی اشاعت
 اور جامعیت کی طرف سے مشاہدہ کروہ
 لڑ بچہ کی تفصیل بیان فرمائی۔ خدا کے
 ہمارے اس مختصر قیام کے دور میں
 نتائج ظاہر ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سید
 روحوں کو ہدایت فرمائے۔ آمین۔ اس
 سفر کا یہ پہلا تبلیغی پروگرام تھا۔ جس میں
 اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نہایت
 اطمینان کے ساتھ مدد اور اہم کے رسول
 کی باتیں سنانے کا موقع عطا فرمایا۔ تاکہ
 عربوں نے بتایا کہ انہوں نے شہر
 کے مسلمانوں کو بھی مدعو کیا تھا مگر انہوں
 نے آنے سے انکار کر دیا۔ بھلا وہ
 آہیں بھی کیسے جبکہ وہ ساری عمر قوم
 کے رہنے کو یاد رکھتے آئے ہیں کہ
 احمدی ترجمہ رسول اللہ علیہ وسلم کا نام تک
 نہیں لیتے۔ پھر وہ ایسے معاملے میں کیسے
 مشاغل ہوں جن میں ان کا کھانا تہہ ہمہ ہونے
 کا اندیشہ ہو۔ علاوہ ان کی آنکھیں بھی جارت
 کے علماء کی جمعیت ذہنیت ہی معروف
 ہے۔ ان کو قوم کی تبلیغ اور تربیت کے
 لئے کہاں فرصت بکٹھ
 ہے دین کی کیا حالت آج کا جانے
 وہ صبح سے لے کر شام تک اب اس
 نکرہ میں جو کسی اسمبلی میں ان کو کوئی ایک
 مسلم ہی آجھائے۔ اور کچھ نہ ہو تو کم
 از کم برسہ اندھا اور لڑکوں کے قریب
 جن جگہ مل جائے۔ اس کے لئے ہمارے
 کیا کیا پڑھیں رہے ہیں۔ رات دن۔
 صبح شام قریب قریب پھرتے ہیں تا

مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو جائے۔
 اس لئے ہمیں کہ خدمت دین کے
 سیران عمل میں ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ
 غلام عالم لیڈر کو نہ لیا جائے مگر
 آسان ان کا ساتھ نہیں دیتا۔ چنانچہ
 میں جمعیتنا انصار رہنے کا کیا حشر ہو رہا
 ہے۔ یہ صرف اس لئے کہ ابھی ایک دن
 بھی قوم کے مسافر خدا اور اہم کے رسول
 کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ان کے
 پروگرام میں ان کا اپنا بسنا کا مسافر
 اور سواہ ظہری کے لئے بے ترقی مسلمان
 نظر آتی ہے۔ یہی ایسا روحانی محاسبہ
 اگر یہ علماء نہیں آتے تو یہ کوئی تعجب کی
 بات نہیں جبکہ ان کے انداز فکر کی
 اور ہمیں بھلا ان کی قسمت میں خدا اور
 اہم کے پاک رسول کی خاطر کسی تقریب
 میں مشاغل ہونا کہاں باقی رہ گیا۔
 آج دوپہر کا کھانا ختم تسنیم احمد صاحبہ
 کے ہاں تھا۔ بعد یوں کیسے کروا دیا جنہوں
 نے اپنے آبائی مکان میں حضرت صاحبزادہ
 صاحب اور اہل و عیال کو حصول برکت
 کے لئے لے جانے کے لئے ایک تقریب
 بیدار کی۔ کھانے کے بعد وہاں بھی تقریباً
 ایک گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو ہوئی رہی۔
 بو دود ہی نیاں سنت سے مشاغل ایک زوجہ
 مختلف امور کے متعلق حضرت میاں صاحبہ
 سے بات چیت کرتے رہے۔ وہی زوجہ
 مسالنت جو کہ پیش مستر سالہ کے بار بار
 ڈراتے جاری ہے۔ البتہ اب ہمارے
 مخالفین علماء نے نبیوں اطمینان کو بادر
 کرانے کی کوشش کی ہے کہ احمدی مسلمانوں
 کو ذہنیوں سے بھی زیادہ نفرت سے دیکھتے
 ہیں۔ یہ ہمارے جنازے نہیں پڑھتے۔ ہمارے
 پیسے غازی اور انہیں کرتے۔ اور سب سے
 زیادہ یہ کہ مسلمانوں کا کھانے ہیں۔ بچھڑنے
 صاحبزادہ صاحب نے ان سب غلط فہمیاں
 کا ازالہ فرماتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مراد
 صاحب نے سرگرم ہرگز پہلے کسی پر کفر کا فتویٰ
 نہیں دیا۔ یہ مسلم علماء ہی ہیں جنہوں نے
 پہلے آپ پر فتنے لگے اور کہا۔ اور ہر جہ
 حدیث نبوی سے مسلمانوں کو کافر کہنے والے
 کے اپنے نفس پر کفر لوٹ پڑا ہے۔ نیز
 خسر پایا ہے۔ احمدیہ کی طرف سے ہر
 بار مسلمانوں کے سامنے یہ جو یہ دیکھتی ہے
 کہ وہ تمام علماء دین کو اس امر کے
 تیار کریں کہ وہ یہ اعلان کر دیں کہ ہم احمدیوں
 کو مسلمان سمجھتے ہیں ان کے جنازے اور
 ان کے پیسے مرنے کو جنازہ قرار
 دیتے ہیں اور ہر ایسے عالم یا شخص کو کفر کا
 اور دشمن رسول قرار دیتے ہیں جو احمدیوں
 کو کافر یا دائرہ اسلام سے خارج کرتے۔

اس کو جوان صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جبارت کے جماعت اسلامی کے امیر کو آدھ کر لیں کہ وہ ہی قسم کا اعلان کر رہی۔ غرضیکہ اس وقت توڑے عرصہ میں مختلف مسائل پر تبادلہٴ خیالات کا موقع ملا۔ چونکہ ہمارے احمدی رفقاءوں کے لئے بھی چھٹی کا باعث رہا۔

گورنر ہرارٹل حضرت صاحبزادہ صاحبہ ذیل دعویٰ اول ARWAL تشریف لائے تھے اور غاکسار اور ببادوم اور یوسف صاحب ساہان نے کرچندہ تشریف لائے۔ ARWAL محترم پر ویسفر سعید اختر احمد صاحب اور بیوی اور سید اعلیٰ احمد صاحب کا مشورل ہے۔ یہاں سعادت میاں صاحب نے حکم مشاہدہ محمد سعید صاحب مرحوم جوہر ویسفر عزیز احمد صاحب اور ڈاکٹر خورشید احمد صاحب کے والد صاحب کے ہاں تقیم فرمایا۔ جیسا کہ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے اس خاندان میں اجماعت ایک مخلص احمدی عورت کے ذریعہ قائم ہوئی ہے۔ عورتوں اور ان کو اس قسم کی شامیں ملتی ہیں کہ مسلمان عورتوں ہی اکثر نازاؤں کے لئے باعث نجات ثابت ہوئی۔ اور ان کے ذریعہ ہی ماحول اور خاندانوں کو اسلام کی نعمت نصیب ہوئی۔ شکر آن کی تو عورت کا نسب سب سے بڑھ کر شام کا مذہب ہوتا ہے۔ مگر حضرت سید محمد غوث علیہ السلام کی قوت قدسی کے بغیر یہ اب احمدیوں میں سیکھاؤں میں نہیں آئی ہیں گا کہ پابندی سے قبل جس جس جگہ میں احمدی چلی گئی ہے وہ اجماعت کے لئے ایک بیج ثابت ہوئی ہے۔

محترم سید ارادت حسین صاحب صاحب مرحوم کو حضرت سید محمد غوث علیہ السلام کی زندگی میں تا دیاں میں رہنے کی سعادت حاصل تھی۔ محترم سید اختر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ آخری عمر میں سید صاحب مرحوم اکثر وقت نماز میں ہی گزارنا لکھا۔ اور وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں عیشیہ دیوار کا تاروں کو مولا کی تمیم جو میری بیٹی تھی احمدی ماحول میں پہلے سے بیٹھی تھی، میں نے اس کے لئے ان دونوں کے ایمان کو محفوظ رکھا۔ اور ان کی اولادوں کو اجماعت کے نونہ سے سوز رکھنا ایسا نہ ہو کہ ماحول کی رو میں برکوری یہ بیچاں اس نعمت سے محروم ہو جائیں جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سید محمد غوث علیہ السلام کے ذریعہ نصیب ہوئی ہے۔ اور دوسری دنیا یہ کیا کرتے تھے کہ ان کے بھائی سید وزارت حسین صاحب کے بچوں کی آرتھانے دین۔ دنیا کی تعلیم سے ملاحظہ

کرسے کہ جو ہماری والدہ فوت ہو چکی تھی۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کی دعاؤں کو کس رنگ میں شرف قبولیت بخشا ہے۔

سید ارادت حسین صاحب کی دونوں اولادوں کو اولاد بلفضل تعالیٰ اجماعت کے نونہ سے سوز رہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ کی دعا کی برکت سے سید وزارت حسین صاحب کے بچوں کو دین و دنیا کے علوم سے ایسے رنگ میں نوازا ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے ان کو علمی ماحول میں اطلاق عطا فرمایا ہے دوسری طرف دین کا رنگ اتنا غالب ہے کہ سارے بھائی بہن بچے اجماعت کی تبلیغ اپنا فریضہ اول سمجھتے ہیں گویا حضرت سید اختر صاحب اور سید فضل احمد صاحب اپنے اپنے سرگرمی میں نہ صرف احمدی ہی مشہور رہیں بلکہ اجماعت کے مرکز مبلغ کا مقام حاصل ہے۔ ذالغت حسنی اللہ بیوتہ من یشاء۔

پندرہ بجے ہمارا قیام اس مخلص خاندان کے ہاں ہے۔ بڑے ہی کچھے ہوئے شعلی ماحول میں وقت گزار رہے۔ بات بات میں حضرت سید محمد غوث علیہ السلام اور حضرت مسیح محمد رفیق اللہ تعالیٰ کے ایلامات اور کشف کے حوالے سے عرضاں پر حضرت سید محمد غوث علیہ السلام کی تحریرات کا ذکر۔ ایسا معلوم دیتا ہے کہ کئی سچے ہوئے مبلغ سلسلہ اقدار سے گفتگو ہو رہی ہے۔ لیکن سید اختر احمد صاحب اور بیوی جن کو دین و دنیا کے علم کی کوئی چیز اپنے ذہنوں کی دعا سے نصیب ہوئی ہے۔ مگر آپ کی زندگی بھی ایک عجیبی حقیقت رکھتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ آپ کا عیشیہ ملا باکل بے کار ہو چکا تھا کہ حضرت صلح نونہ کو دینی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی کہ فرمائے کہ تمہاری جان بچھوڑ کر دعا کی کہ دولت نہ ہو کہ باوجود جو کہ کوئی کچھ گھنٹے تک فقیر رہ کر تاہتا ہوں گے کوئی اور تکلیف ہو تو مجھے تکلیف سمجھی نہیں ہوگی۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ میں نے موعود کے متعلق اسلامی تعلیم سے مطمئن نہ تھا اور مر لقا حساب سے تعلیمی کا کوشش کی مگر مجھے اطمینان بخش جواب کہیں سے نکلا۔ بارگاہ خلافت صلح نونہ عرضی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک ہی صحبت میں مشہادت کے ہاں چھٹ کے اور اطمینان اور سکون نصیب ہوا۔

سید صاحب نے حضرت سید محمد غوث علیہ السلام کے الہام الٰہی مہینہ من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک

کے درپیش دید نظر اوں کا تذکرہ بھی فرمایا جو تاریخ ہر کے لئے یقیناً آزدیاد ایمان کا باعث ہے۔ گام اور سب سے اس اگلی ہوتی تھی پود کے لئے مشعل راہ بھی جو بعض اوقات کسی دینی عہد کے ملنے کے بعد اجماعت کے ذکر سے گھبراتے ہیں سادہ ان کی عزت میں فرق آجاتے۔ کئی مہینوں میں مولانا آزاد کی زندگی اور کارناموں پر کئی مرتبہ کرچندہ کی طرف سے سیمینار مقرر ہوا۔ جس میں پندرہ یونیورسٹی کی طرف سے محترم سید اختر صاحب کو نمایندگی کا موقع ملا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے مولانا آزاد کے علم فقہ القرآن کے متعلق یہ نظریہ پیش کیا کہ مولانا کی فقیر میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب دانی علیہ السلام کی پیش کردہ تفسیر کا رنگ غالب ہے اور مولانا نے اکثر وقت اپنے حضرت مرزا صاحب کی کتب کی روشنی میں عمل کی ہے۔ میری تقریر کے بعد ایک کئی مرتبہ ویسفر صاحب نے اٹھ کر میری تقریر کا کس کس حصہ پر اعتراض کرتے ہوئے حضرت سید محمد غوث علیہ السلام کی شان میں کھینچ گستاخی شروع کر دی اور اور اتنا آپ سے باہر ہوا کہ غیبت کی وجہ سے نونہ سے جھجکاں مل رہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اپنے سچے موعود علیہ السلام کی اتنی عزت ہے کہ چاروں طرف سے اس کے رویہ پر نہ صرف نفرت کا اظہار کیا گیا۔ بلکہ صدر جلسہ تک نے برویسفر مذکور کی اس حرکت کو سخت ٹھٹھا قرار دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برویسفر مذکور کو مجلس سے اٹھ کر جانا پڑا۔ اس دوران میں خاکسار نے صدر جلسہ کی اجازت سے ان کے اعتراضات کی وضاحت کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ ایک علمی جلسہ ہے۔ اگر کسی علمی حقیقت پر کسی کو اختلاف ہو تو وہ علمی رنگ میں اس کی تردید کر سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ جذبات برآ کر کسی کے پیش اور ذاتی حق کے لئے ایک علمی مجلس میں بدنامی پیدا کی جائے۔ مثلاً مولانا آزاد کی تفسیر میں باوجود اجماعت کے متعلق جو نظریہ پیش کیا گیا ہے وہ سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ اور حضرت مرزا صاحب سے قبل کسی تفسیر سے اس نظریہ کو ثابت کیا جاسکتا تو میری وہیل خود بخود ہی ختم ہو جائے گی۔ بصورت دیگر یہ ماننا پڑے گا کہ مولانا نے ہر اہم مسئلہ کو حضرت مرزا صاحب کے کام کی روشنی میں حل کیا ہے۔ میری اس وضاحت پر چاروں طرف سے داد ملتی رہی۔ مگر قدرت نے ناچھو برویسفر کی اس حرکت کو معاف نہیں کیا تھا۔ دوسرے

روز کئی مرتبہ تمام اخبارات میں برویسفر صاحب کے خلاف آرمیکل شائع ہوئے تھے کہ اگر کرچندہ تک نے برویسفر صاحب سے جواب طلبی کا کانس نہ کریں ایک علمی جلسہ میں جلسہ صفا کے ہمارے مذہب کو کیوں نہیں بیٹھائی۔ آخر تیسرے روز یہی برویسفر صاحب میری تباہی کا پر معافی چاہنے کے لئے حاضر ہوئے۔

دوسرا دفعہ صاحب نے چندہ کے ایک برویسفر کا گستاخاں کیا۔ اس نے پندرہ روز کے طلبہ کو حضرت سید محمد غوث علیہ السلام کے خلاف اس رنگ میں اسباب کا مرزا صاحب لغو ذرا اللہ انتہائی گندے قسم کے تھے۔ ان کی ناک بچھو رہی تھی اور منہ پر پریکھیاں لڑتی رہتی تھیں۔ جب مجھے علم ہوا۔ تو مجھے بہت دکھ ہوا۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ دیکھ لینا اللہ تعالیٰ نے بہت جلد اسے بڑھنے کا اور ایسی ہی سزا دے گا جتنا چھوڑا۔ آخر برویسفر صاحب کی ناک پر سولی بونی جوڑنے پر مجھے بڑھنے ہی کی شکل اختیار کر گئی جیسے کہ اگر کا خوش ہوتا ہے اور انتہائی محوہ شکل اختیار کر گئی اور خوب مرنی ہو گئی جس کے نتیجہ میں ہیبت اس کے منہ پر کھینچیاں لڑتی رہتی تھیں آخر میڈیکل رپورٹ پر صرف اس کی ناک کی خرابی کی وجہ سے طاعت مت سے اٹک کر دیا گیا۔

چندہ میں دوسرا احمدی خاندان محترم ملک محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر ڈپارٹمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ہے محترم ملک صاحب حضرت خلیفہ اول بنی اللہ کے بنیاد میں کئی سال تک تادیان میں رہے ہیں اس صحبت کا اثر ہے کہ جب ہم ان کی قراہنگاہ پر حاضر ہوتے تو ہمیں فریادیں تھیں کہ میرے ذریعہ تیرے مکان میں کوئی ہو کہ دعا حاضر دو کریں۔ حضرت سید محمد غوث علیہ السلام نے فریاد دیا کہ ایسے رنگ میں پیش نہسرایا ہے کہ ہر احمدی کا یہ ایمان ہے کہ دین و دنیا کی ہر چیز و حرکت دعا کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہر نیک انسان کو گناہوں کے نجات دلا سکتے ہیں دعا ہی انسان کی جھپٹی ہوتی تقریر سنا کر دے سکتی ہے۔ دعا ہی انسان کو زمین سے اٹھا کر فلک پر پہنچا سکتی ہے۔ کتنا عین نقشہ میرے آکا سیدنا حضرت صلح نونہ اللہ اللہ نے ایک ہی شہر میں دعا کے نفاذ کا کھینچا ہے۔ ہر نیک شخص کو یہ ممکن ہیں بدل دیتی ہے اسے ہرے فیوض اور دعا دیکھو تو موعود کے نام کا شام کو سید صاحب کی طرف سے حضور کا انتظام کیا گیا۔ اور (باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ یادگیر کا چھ ماہوں سا لہر چلبہ

دو روزہ جلسے اور علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

دومرت مکرملی محمد صہا فیاض مبلغ خیربادادکن وفد

جماعت احمدیہ یادگیر کے ۶۶ ویں کانز جلسے کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ المبارک دو بجے شب منعقد ہوا۔ اس کے لئے یادگیر کے بازار کے میں درطوں ایک وسیع جلسہ موصومر گاندھی پارک تجویز کی گئی۔ جلسہ گاہ کو خوب سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے گہٹ میں ایک بہت بڑا نقشبٹ لٹکایا گیا جس میں آفات عالمی جماعت احمدیہ کے زیر انتہام کے جلسے والے تبلیغی کانفرنس کا ذکر تھا۔

دوسرے شہر میں بڑے بڑے وٹرز اشتہارات وغیرہ کے علاوہ جب تک ہر لاؤ ڈیسٹریکٹ کے اس جلسہ کی خوب منادی کی گئی تھی جس کی وجہ سے جلسہ گاہ سامعین سے لکھی کھیجی بھری ہوئی تھی۔

مسز زہرا صدیق شری بان لہیا صاحبہ کو لیکھنؤ صاحبہ ہمدرد سیرت سیرت کا تجربہ کئی منعقد ہوا۔ خاکسار کا تلمذات قرآن مجید اور عبدالرشید صاحب لکھنؤ کی نظم کے بعد محرم محمد شفیع صاحب عزمی سیکرٹری تبلیغ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے پیشہ ایمان مذاہب منعقد کیا جا رہا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ مذاہب کے مابین باہمی اور دوستانہ تعلقات پیدا کیے جائیں اور آپس میں محبت و داد داری اور اتحاد و اتفاق پیدا کیا جائے۔ اور اس طرح تمام ممالک دنیا میں تبلیغ و ترویج اور منافقت ہمیشہ کے لئے ختم ہو۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت شیخ موعود علیہ السلام کی بعض تعلیمات پیش فرمائیں۔ افتتاحی تقریر کے بعد سیدی حضرت ناظر صاحب دوہہ و تبلیغ کا ایک نیا آپٹھ کر سنایا گیا۔

اس سلسلہ کی پہلی تقریر محرم عوامی حکم عوامی صاحب کی سیرت حضرت خاتم النبیین مسلم پر ہوئی۔ جس میں اس حصہ کے عقائد اور تعلیمات پر

روشنی ڈالی جو دیگر ادیان کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہے آپ نے اپنی عالمانہ تقریر میں اسلام کے پیش زور و رہبر عالمین رحمتہ لہما بین رکھیں۔ قوم ہمدرد وغیرہ تقواریر کو نہایت عمدہ پیرائے میں بیان فرمایا۔

دوسری تقریر یادگیر کے ایک شہر ہونڈ ویٹ شری عیسا چاری صاحبہ نے اپنی دلنواں تقریر میں آپ نے موعود و نبی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پیشہ ایمان مذاہب کی تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور فرمایا کہ انسانی مسائل کو سمجھانے کے لئے جماعت احمدیہ سال میں ایک دفعہ اس طرح کا سہارا فرماتا ہے اور دیگر مذاہب کے مابین حالوں کو ایک ہی میٹھا نام پر لکھ کر کے قومی بھینچے گا جو عملی طور پر پیش کر رہا ہے اس وقت میں اس قسم کے نظریات ضروری اور دلدار ہیں۔

دوسری تقریر محرم بولی شہر احمد صاحب فاضل ڈیڑھ زبان سیرت شیخ موعود علیہ السلام ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم، احادیث سابقہ و ہندو کتب کی پیشگوئیوں کی روشنی میں موجودہ زمانہ کے حالات پر تجزیہ فرمایا۔ غمگین مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت میں ان کی کھلیں کھلیں کہ انا فی اولھا و اللہ عندی فی اخرھا اس کے بعد فاضل مقدم نے حضرت شیخ موعود علیہ السلام کی آمد آپ کے علمائے ایمان کیسے اس سلسلہ میں خصوصیت سے توجیہ اور اس وقت کتب کی روشنی میں خوف و کوشش کا ذکر کیا جس طرح آپ نے حضرت شیخ موعود علیہ السلام کی اپنی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے پورا ہونے کا بیخبر فیضان کیا۔

ان پر دو تقریر کے بعد محرم محمد رحمت اللہ صاحب عزمی نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔

اس کے بعد ایک عیسائی مشنری این این ڈی ٹیوٹر کی طرف سے گزرائی زبان میں تقریر فرمائی۔ انہوں نے بتایا کہ حواریوں نے

پہلے آدم اور حوا کو اپنی شکل میں پیدا کیا لیکن آدم سے ایک گناہ سرزد ہوا۔ اس گناہ کے اقتراح کے پیچھے تمام مخلوق گنہگار پیدا ہوئے تھی۔ اس گناہ کے سبب کوروس کے لئے کئی آبیاد دنیا میں آئے رہے۔ لیکن یہ سبب نہ تو کتب خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو کفارے کے طور پر صلیب پر چڑھایا اور اس کو مارا۔ تاکہ اس سبب گناہ کو اپنے اوپر لیں اور اس طرح ہی نوع انسان جو کہ پیدا ہی گناہگاروں کے کفارے کے طور پر خود مقبول ہوئے۔ تاکہ یہ گناہ کا سبب دنیائے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

اس وقت کفارے کے بعد پوری صاب نے تمام سامعین کو تلقین کی کہ اپنی شکل خدانا نہیں۔ اور گناہ سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ اس کے بعد محرم موعود شیخ اللہ صاحب نے اسلام اور قومی بھینچے کے نام پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے ہی نوع انسان کو رہنما اور زندگی گزارنے کے بہترین ذرائع بیان فرمائے۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں آپ نے مختلف قبائل کو دیکھا تو آپ نے محسوس فرمایا کہ ان تمام اقوام کے ساتھ اتحاد و اتفاق اور صلح و دوستی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے مسابقت و مبارزہ کے ساتھ شہرت کے تمام عقوبت وہ نئے کے لئے ایک دستور العمل تدوین کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے قرآن اور احادیث کی روشنی میں ایک ایسا دستور العمل بنایا جو تباہی و تباہی کے لئے اقوام کے باہم اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس دستور العمل کو سلمان ہمیشہ اپنا رہے۔ بھارت کی موجودہ فضا ان اس بات کا تقاضا کر رہی ہے کہ یہاں بھینچتی کی لہر دوڑادی جائے۔

جماعت احمدیہ اس لئے کھڑی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت پرانے اور عوامی رہنماؤں نے ہیں۔ بھارت کے قیوم روحانی رہنما ہمارے ہندو مشنری اور مجتہد شیخ ہمارے مشنری کوشش میں مبارک و عزیز ہیں۔ سفالی میں قومی بھینچتی کی جوشیلم اور سہارنپور میں اہل مذاہب کو دی سے اسے دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے تاکہ ہماری خصوصا خوف کو اور ہو۔

اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کو آپ نے تفصیل سے بیان فرمایا۔ اس تقریر کے بعد محرم صاحب ممد نے جو موعود پر ویش کا تجربہ لکھی کے نائب ممد ہیں۔ خدا تعالیٰ تقریر کرتے

ہوئے۔ زمانہ کہ جماعت احمدیہ یادگیر شکر کی کتنی ہے کہ اس نے ایک ایسا خوشگوار مقدمہ ہمارے لئے پیدا کیا۔ کہ مختلف مذاہب کے علماء ایک ہی بیج پر اکٹھے ہوئے۔ اپنے مذاہب کے صحیح اصول اور تعلیمات عام کے سامنے پیش کر دیں۔ درحقیقت کوئی مذہب بھی انسان کو انسانیت سے مٹ جانے کا سبق نہیں دیتا۔ لیکن بعض لوگ مرنے اپنی مطلب برابری کی خاطر مذاہب کے نام پر خودی کر کے اور معاشرے میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ کوئی قوم ایچودہ کو شک و شبہ والی نظروں سے نہ دیکھے۔ بلکہ اس میں خلوص اور اتحاد والی زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔ آج کے ماحول میں جماعت احمدیہ کے نقش قدم پر چلنے ہوئے اور جماعتوں کو بھی ایک پر امن فضا اور ماحول پیدا کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہیے تاکہ پورے عمارت میں قومی بھینچتی کی لہر دوڑ جائے۔ آپ نے اپنی تقریر کے اختتام میں دیگر مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کرنے اور غیر مذاہب کے قریب ہونے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد محرم موعود شیخ اللہ صاحب نے اسلام اور قومی بھینچے کے نام پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے ہی نوع انسان کو رہنما اور زندگی گزارنے کے بہترین ذرائع بیان فرمائے۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں آپ نے مختلف قبائل کو دیکھا تو آپ نے محسوس فرمایا کہ ان تمام اقوام کے ساتھ اتحاد و اتفاق اور صلح و دوستی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے مسابقت و مبارزہ کے ساتھ شہرت کے تمام عقوبت وہ نئے کے لئے ایک دستور العمل تدوین کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے قرآن اور احادیث کی روشنی میں ایک ایسا دستور العمل بنایا جو تباہی و تباہی کے لئے اقوام کے باہم اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس دستور العمل کو سلمان ہمیشہ اپنا رہے۔ بھارت کی موجودہ فضا ان اس بات کا تقاضا کر رہی ہے کہ یہاں بھینچتی کی لہر دوڑادی جائے۔

دومرت اجلاس

مورخہ ۲۰ مارچ بروز جمعہ ۱۵ مارچ شب زیر صدارت محرم الحاج سید محمد سعید الدین صاحب ہمدرد جن کی صدارت میں تبلیغی کمیٹی منعقد ہوئی۔ محرم محمد شفیع صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور محرم محمد رحمت اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد محرم موعود شیخ اللہ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت شیخ موعود علیہ السلام کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے بعض دلگشاؤں کو فرمایا۔

اس میں خاص طور پر دو دعاؤں سے تیسرے آپ کی باکیرہ زندگی کو پیش فرمایا۔

اس کے بعد حضرت سید سید صاحب محمد رحمت اللہ صاحب عزمی نے تعہد سیم موعود علیہ السلام کی ایک نظم شہادت پیار سے انداز میں پڑھ کر سنائی۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر محرم مولانا شہزاد صاحب فاضل کی زیر نگران حسنا امین صاحبہ نے اللہ علیہ وسلم کی شان ہوئی۔ آپ نے اپنے اچھے بھائی کے انداز میں تقریر شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے اس الزام کو اب واد کر دیا کہ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت شیخ موعود علیہ السلام کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی۔ آپ نے حقیقت ختم نبوت نہایت لور طور پر بیان کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ

قطعاً قریب بوم مسیح و محمد علیہ السلام

ان حضرت کا تعلق تھی محمدؐ نور الدین صاحب کمال لدہ

جب محمد مصطفیٰ کے باغ میں
بلبل عرفان ہوا نغمہ سرا

بیعت اڈنیٰ کی منظوری ہوئی
قریب حق کی راہیں بکسر کھل گئیں

سخت طوفانوں میں کشتی بل گئی
فیض ساقی سے پیئے جاموں پر جام

ایکے لاکھوں ہوئے بڑھتے گئے
غرض کے پیچھے ہوئے ابن سجدہ ریز

دعوت و تبلیغ پہنچی چار سو
ہر طرف اسلام کے جھنڈے گر گئے

یہ دعا یارب مری منظور کر
ذرتے ذرتے کو مثال طور کر

مختلف عقائد میں ہو درستی اور اصلاح
ہوئی۔ اسی کی تفسیل بیان فرمائی
آخر میں محترم صاحب مدد سے
بتا پاک جماعت احمدیہ کے درخیز
اور احمدیت کی تعلیمات سے ماہر تفتیش
کا ہوا۔ یہ جماعت کو مورد الزام
سنا گیا جاتا ہے۔ آپ نے مساجد
سے درخواست کی کہ وہ جماعت کے
قریب آئیں اور اس کا گہرے رنگ
میں اور محققانہ طور پر مطالعہ کریں
اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ
کے عقائد کے بارے میں نام نہانہ
میں روشنی ڈالی۔ مدد ارقی تقریر کے
بعد محکم سیکرٹری صاحب تبلیغ نے
شکر یہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ
یہ عظیم نشان جسد نہایت خیر و خوبی
سے اختتام پذیر ہوا۔

آپ نے قرآن و احادیث اور فلسفہ
مختلفہ میں کے اقوال کی روشنی میں حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان غامضہ
کا تحقیق و تحقیق بیان فرمایا۔

اللہ کے بعد محکم مروی صحیح اللہ صاحب
ناظر نے اسلام اور ان عالم کے
مردوں پر تقریر کی اور بتایا کہ اس
وقت ساری دنیا پر رنگ و بعد ال اور
برائے کا مہیب بادل چھایا ہوا ہے اور
ایسے ایسے ابجدات رونما ہو رہے ہیں
سے ساری انسانیت تباہ ہو جائے گا
ظور ہے۔

آپ نے پیام امن عالم کے لئے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد است کا تفسیل
رنگ میں ذکر فرمایا۔ اسی سلسلہ میں آپ
نے حقہ و حال۔ باجوت ماجوت اور ان
کا ناکامی وغیرہ کا تفسیل سے ذکر فرمایا
آپ نے نہایت روشن دلائل سے ثابت
کیا کہ ان تمام مسائل کا حل آج اسلام
میں موجود ہے۔

اس کے بعد حضرت ائمہ صاحب
گلہ گوی نے ایک نظم سنائی۔
تیسری تقریر میں خاکسار کی بیوقوفی اور
محنت مسیح موعود علیہ السلام ہوئی۔ خاکسار
نے موجود زمانہ کے بین الاقوامی ملکی
قومی، سماجی اور انفرادی مسائل کا
ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان مسائل کے
سنبھالنے کے لئے جو ذرائع اختیار
کئے جائیں، وہ بے غرض و مختلف قسم
کے مسائل پیدا کرتے ہیں۔ خاکسار
نے بتایا کہ ایسے مسائل کو سنبھالنے
کے لئے سب سے پہلے اللہ ان کے
مشاہدات اور اس کے عقائد میں ایک
خوشگوار تبدیلی پیدا ہو۔ اور یہ تبدیلی
ایک نامور من اللہ کے ذریعہ ہی پیدا
ہو سکتی ہے۔ خاکسار نے حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ
کے ساتھ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی
تائید و نصرت اور آپ کی پیشگوئیوں
کے پورے ہونے وغیرہ امور پر تفسیل
سے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محکم مولانا حکیم
محمد دین صاحب نے حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کی کتب کی روشنی
میں جو جماعت احمدیہ کے عقائد بیان
فرمائے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے
آپ کو حکم و عدل سے موعود
فرمایا۔ آپ کے آئے کے بعد

مقصود ہی جو اس کا ایسے موقع پر ہوتا ہے کہ
میں نے دستور اور حجت کے نئے سے متعارف کروایا
جائے چاہے اس حق پر تقریر میں یوں فرمائی کے
پر وہی اور اور کئی اعتراض نے حضرت فرمایا۔
تو اس وقت ڈان کو کم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے
سب سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر
پر تقریر کیا ایک مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خاندانوں سے سلوک
اور ان سے محبت کے واقعات میں کرتے
ہوئے حاضرین کو اس سوسہ سنہ کو اپنانے کی
تعمیر فرمائی۔ اور فرمایا کہ مجھ سے فرمایا کہ
زونا با وجود بوجہ ہے کہ وہ اکھنڈ مسلمی
اور علیہ وسلم کے سوسہ سنہ کو اپنانے۔ آخر
میں آپ نے باقی جماعت احمدیہ علیہ السلام
کا تہنیت کی طرف بروشنی ڈالی اور فرمایا
کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور
باقی اسلام کی تعلق کی اشاعت اور دین
میں قیام کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور
جب جارا ایمان سے کہ یہ دنیا تمہیں
ہوگی جب تک ایک روز پھر دنیا پر نظر

رپورٹ دوسرے شمالی ہند تقیہ صفحہ ۷

نہایت کہ ایک ہی مذہب یعنی اسلام ہے
جو عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ایک ہی
رسول یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع
میں سعید و میں سکون حاصل کرتی ہیں اور
ایک ہی کتاب یعنی قرآن ہے جو دنیا کو لاکھوں
عظمت بخشتی ہے جس میں قوموں میں اتحاد پیدا
ہو۔ غریبوں کو سوسا بھیجیں سب سے ایک نہیں بلکہ
حقیقی عزت ممالک پر اور دنیا کے ہر گوشہ
سے جو اس امن کی آوازیں اٹھ رہی ہیں
تو گراؤ اور ایک نئے نئے نئے نئے نئے نئے
ہو رہے۔ دنیا کو اس وقت غلطی میں
نصیب بہتر ہوگا جب تک وہ قرآن کریم
کے جلا سے جوئے اصول چھینیں
اپنا

آپ نے فرمایا کہ عقیقہ ثانی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ غلام دنیا کو یہ مبلغ دے
رکھا حکاکار اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کا
کلی اہل اعزاز نہیں ہیں کا جواب قرآن سے
مجھ ذمے سکون۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیاہر گولی
کے ساتھ تم کی کہ فضیلت ہذا اور اسلام دینا دیکھو اور بالذات ان حکما

منسوخی وصایا

- ۱۔ مذکورہ ذیل وصایا بہت زیادہ نقل کیا
- ۲۔ یا عدم ہر وی کی وجہ سے مجلس کار بورا
- ۳۔ نے دیہات و دیہات میں منسوخ کر دی
- ۴۔ ہیں۔ مشفقہ جماعتوں کے صدر صاحبان
- ۵۔ اور سیکرٹریاں مال صلح کریں۔
- ۶۔ سیکرٹری ہستی مغرہ نادان
- ۷۔ محکم محمد عثمان صاحب محمد کرباؤں
- ۸۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۹۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۰۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۱۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۲۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۳۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۴۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۵۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۶۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۷۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۸۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۱۹۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں
- ۲۰۔ محمد علی صاحب محمد کرباؤں

منسوخی وصایا
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

ایک غیر احمدی دوست کے

بعض سوالوں کے جوابات

(قسط ۳)

میں... علمائے دین و رہبان... کی باتوں سے...
 گندہ گندہ... دوسرے دوسرے کے شریعت کو حرام
 قرار دے دیا ہے۔ اور علمائے بریلوی
 مفوضاً عظیم اکبر حضرت صاحب حضرت
 مولانا احمد رضا خان صاحب قبلہ
 رحمۃ اللہ علیہ نے نذر و نیاز خاک و
 میاں دین اسلام و قیام و حرم شریف
 گنگا کی باریکی بدری شریف کے نذر
 و نیاز و... مانا ہے کہ...
 میں نے آپ کا یہ دستاویز لیا ہے کہ...
 نذرہ میں... بھی کوئی نقصان
 تو دھار... دھار تو نہیں...
 دھار... دھار کو ہم کی بارگاہ
 یہ... دھار کے غن کے کرنے یا رسول
 اللہ صبری طاب سے یہ دہریہ ہے
 قبول فرمائیے۔ اور جب بیچنے
 والا ان سے قیمت طلب کرتا تو
 اُسے حضور علیہ السلام کے پاس
 لے آتے اور عرض کرتے حضور
 اسے قیمت دیدیجئے حضور فرماتے
 وہ چیز تو تم نے مجھے حبیہ دکھائی
 میں نے کب فرمایا تھا کہ میرے لئے
 خرید لاؤ تو وہ عرض کرتے۔
 یا رسول اللہ لہد لیکن اللہ عذدی
 غنہ حاجت ان ناخلفہ
 فیض حلال کے رسول اللہ صلی
 اللہ و یا رسول صاحبہ بخلفہ
 شرح الشفا مشا یا رسول اللہ
 خدا کی قسم میرے پاس بیسہ نہ
 تھے اور مجھے یہ سب تھا کہ آپ
 سے کھائیں۔ تو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اسے اور حکم فرماتے
 اپنے صاحب کو اس کی قیمت
 ادا کر دینیے گا۔
 اس حدیث پاک سے ظاہر ہے
 کہ حضرت لغمان رحمی اللہ عنہ اپنی
 طرف سے ایک ایسا نیا کام
 کرتے جس کا حکم بارگاہ رسالت
 سے نہیں لیا تھا جنت اپنے دل
 سے جا بوجہ جنت میں آکر کرتے
 تھے۔ اور جب رسول پاک
 امرت فرماتے کہ ایسا کیوں

نذر و نیاز کا اپنی سے تعلق ہے تو ظاہر
 ہے کہ ایک صحیح سمجھ کر حضور نے
 نظر انداز فرمایا ہو گا کیونکہ جب یہ نیک
 ہے اگر اس کا انہماک نامناسب
 رنگ میں ہے لہذا اس حدیث سے
 زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہو سکتا
 ہے کہ بچوں کی تربیت میں حکموں
 الامس علی قدر الحق ولو سہم کے
 مطابق شفقت سے کام لینا چاہیے
 اور جبکہ مزید نیک ہو تو اس کے
 اظہار میں اگر لطف بھی ہو تو فری
 طور پر اس کو ڈانٹ نہیں لانا چاہیے
 تاکہ بچے کے ذہن پر نفاقی کا داؤ نہ
 پڑے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ
 اس طرح کا نیک احکام شریعت کا
 منکسر بھی نہیں ہوتا۔ اور حضور کا
 تبسم فرمان اور قیمت ادا و بار دین
 حضور ولادت کرتا ہے نہ کہ اس
 فعل کے مستحق ہونے پر۔ یہ اس
 صورت میں تشریح ہوگی جسک ہم
 حدیث کو بغیر کسی نذر و نذر کے قبول
 کریں۔

اگر یہ روایت حضرت لغمان بن عمرو
 کے متعلق ہے تو یاد رکھنا چاہئے کہ
 کوئی قسم ہی اپنے بزرگوں کے ساتھ
 اس قسم کا مذاق برداشت نہیں کر سکتی
 جسب نیک رسول مقبول صلی اللہ علیہ
 وسلم کی مجلس مبارک میں رکھی خود سٹی بھی
 حرکت مزور ہوا تو اسے کھینچ کر
 دیا جائے۔ جسک اللہ تعالیٰ عرض
 غیث سے چلی ہوئی کے یہ آداب
 سکھانا ہے کہ۔

ایہا الذین امنوا لا تغتوا
 باین بند اللہ ورسولہ و اتقوا
 اللہ ان اللہ سمیع علیم ہ یا
 ایہا الذین امنوا لا تغلوا
 امواکم فوق حدت اللہ ورسولہ
 ولا تتجهروا بالقرول لکھم
 بعضکم لبعض ان تحبطوا مالکم
 وانتم لا تشعرون (الحجرات)
 ترجمہ۔ اے مومنو! اللہ اور اس کے
 رسول کے سامنے براہ کھ کر نہیں نہ
 کیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا نعتوے
 اختیار کرو اللہ تعالیٰ بہت سننے والا
 اور جاننے والا ہے۔

اے مومنو! آپ کی آواز سے اپنی
 آواز اور نہ کیا کرو اور نہ بلند آواز
 سے اس سے سامنے اس طرح بولا کرو
 جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے
 سامنے اور کجا بولتے ہو۔ ایسا نہ ہو
 کہ تم لوگ سے اعمالی خالص ہو جائیں اور
 تم جانتے بھی نہ ہو۔

جامعت احمدیہ حدیث کو تو ان اور
 سنت کا خادم یقین کرتی ہے حضرت
 مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
 "مذہب اسلام ہی ہے کہ نہ تو اس
 زمانے کے اہل حدیث کا طرح ہو
 کاشیبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ
 قرآن پر وہ مقدم ہیں اور نیز اگر ان
 کے قصے و سوغت قرآن کے بیانات
 سے مخالف بریلوی تو ایسا نہ کریں کہ
 حدیثوں کے عقول کو قرآن کیم بر
 ترجیح دی جائے اور قرآن کو بھڑو دیا
 جائے اور نہ حدیثوں کو مولوی لہذا اللہ
 چکھو لڑوئی کے عقیدہ کا طرح محض لغو
 اور باطل نظر آیا جائے بلکہ چاہئے کہ
 قرآن و سنت کو حدیثوں پر قاضی بھیجا
 جائے اور جو حدیث قرآن و سنت
 نے مخالف نہ ہوں ان کو سیرہ قبول
 کیا جائے ہی ہوا اسلئے کہ یہ مبارک
 وہ جو اس کے باہر جیسے۔

دیوبند ماجہ جو حدیثوں سے لڑوئی
 اس قسم کے مخالفیوں کو
 بہت جلد قرآن کیم سے سزا دی ہے
 تو ہم اسی طرف نہیں جہے حقیقت یہ
 ہے کہ وہ صحیح فرمایا ہے
 اسلام کے پیروی مروجہ اصول
 پر فخر کرنے کے بعد مندرجہ بالا اصل کو

تسبیح کرے پر محمود ہوں گے کیونکہ
 احادیث ایک حصر سے جو ضبط تحریر
 میں آئیں اور حدیثیں نے راویوں پر
 جرح و تعدیل کیا ہے اور محدثیت و ادبیت
 اس کا متعدد اقسام بتائی ہیں۔ منقول،
 مرسل، صحیح، حسن، غریب، ضعیف وغیرہ
 اور ایک انہماک موضوعات کا بھی ہے
 پس احادیث علم حکم کا نائدہ دینی ہیں
 و سنت اس سے الگ ہے مگر وہ اولی
 دو متضاد احادیث میں تطبیق اس
 طرح دی جاتی ہے کہ مقدم الودع حدیث
 کو مؤخر الودع کے ذریعہ سے منسوخ
 قرار دیا جائے۔ لیکن قرآن کیم کی آیات
 ان سب باتوں سے ہموار ہیں اور
 اس قولی فعلی اور لغوی حدیث کو قرآن
 کیم کی آیت صافاً انکم اس رسول لہذا اللہ
 کے مطابق لے لیجئے جو قرآن کیم کے
 مخالف نہ ہو اور وہ حدیث بوزان
 کیم کے مخالف ہوں گے اسے حسب مطلق
 آیت کیمہ فیما ہی حدیث بعد اللہ
 و آیاتہ یہ مومنوں رو کر دیں گے۔
 اس موثر ہو پرتکتہ بھی یاد رکھنے
 کے قابل ہے کہ لفظ "خذوا" میں
 احادیث کے صحیح کرنے کا حکم ہے۔
 چنانچہ بے نظیر طور پر احادیث صحیح کو

چندہ تحریک جسد ۲۱۱ اتناک سو فیصدی ادیبی کز بنوالے مخلص خباکی مہر

جَزَاءُ اللَّهِ أَحْسَنُ الْجَزَاءِ

تحریک جدید کے موجودہ ماہ سال ۱۳۱۳ھ کے لئے جمعاً ملتانے احمدی جہاد کے جن غلغلے میں اسباب نے ۲۱۱ اتناک اپنے وعدے کو فیصدی اور فراہم کیے ہیں ان کی کوشش کی طرف سے شائع کی جانے والی ان غلطیوں نے اپنی ضرورتوں پر دین کی ضروریات کو مقدم کرتے ہوئے اپنا حق اسلام کے لئے جوڑ دیا ہے کیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسے تربیت کا شرف بخشے اور انہیں بہترین اجر عطا فرمایا۔
 اسباب کے نام سے درخواست ہے کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔

- | | | | |
|-------|------------------------------------|--------|-------------------------------|
| ۱۲/۷۵ | مکرم محمد ابراہیم صاحب نائب نمایاں | ۲۶/۱۰ | مکرم محمد بشیر بیگ صاحب کسکتہ |
| ۹/۱۰ | مکرم بابا محمد ان صاحب الدینی | ۳۶/۱۰ | مکرم آغا خان صاحب کسکتہ |
| ۵/۹۰ | مکرم مولوی محمد شمس الرحمن صاحب | ۲۶/۱۰ | مکرم محمد شفیع صاحب |
| ۵/۹۰ | مکرم ابراہیم صاحب | ۵۸/۱۰ | مکرم زیدہ بیگ صاحب |
| ۴۹/۱۰ | مکرم مولوی عبدالقادر صاحب | ۳۶/۱۰ | مکرم زیدہ بیگ صاحب |
| ۳۰/۱۲ | مکرم محمد سعید ابراہیم صاحب | ۲۶/۱۰ | مکرم محمد نور علی صاحب |
| ۱۰/۱۰ | مکرم مولوی عبدالحمید صاحب | ۵۰/۱۰ | مکرم محمد اویس خان صاحب |
| ۲۸/۷۵ | مکرم مولوی محمد عظیم صاحب | ۱۱/۱۰ | مکرم عبدالغفور صاحب |
| ۸/۲۵ | مکرم مولوی سراج الحق صاحب | ۱۰۰/۱۰ | مکرم عبدالغفور بیگ صاحب |
| ۳۰/۱۰ | مکرم مولوی محمد ابو الحسن صاحب | ۱۰/۱۰ | مکرم سعید حسین الدین صاحب |
| ۲۶/۱۰ | مکرم مولوی عظیم محمود صاحب | ۱۱/۱۰ | مکرم ابراہیم صاحب ملا باری |
| ۱۲/۵۰ | مکرم مولوی شیخ عبدالحمید صاحب | ۸۰/۱۰ | مکرم میاں محمد عمر صاحب |
| ۸/۵۰ | مکرم مولوی سراج الحق صاحب | ۹۰/۱۰ | مکرم میاں محمد بشیر صاحب |
| ۱۰/۱۰ | مکرم مولوی سید محمد رفیع صاحب | ۵۲/۱۰ | مکرم میاں بخش اگلی صاحب |
| ۱۰/۰ | مکرم عبدالحمید صاحب | ۱۵/۱۰ | مکرم ظفر احمد صاحب |
| ۲/۱۰ | مکرم سلطان | ۲۶/۱۰ | مکرم نور علی بیگ صاحب |
| ۱۳/۱۰ | مکرم میرزا محمد احمد صاحب | ۳۶/۱۰ | مکرم حضرت بیگ صاحب |
| ۲۶/۹۰ | مکرم مولانا محمد شمس الرحمن صاحب | ۲۶/۱۰ | مکرم دکان بیگ صاحب |
| ۱۰/۲۵ | مکرم مولانا محمد علی صاحب | ۲۶/۱۰ | مکرم سعید بیگ صاحب |
| ۷/۱۰ | مکرم مولوی محمد یوسف صاحب | ۵۷/۱۰ | مکرم محمد ابراہیم صاحب بیگ |
| ۱۶/۱۰ | مکرم مولوی یکت علی صاحب | ۳۶/۱۰ | مکرم میاں محمد عمر صاحب |
| ۱۶/۹۰ | مکرم مولانا محمد علی صاحب | ۱۰/۱۰ | مکرم میاں محمد حسین صاحب |
| ۷/۵۷ | مکرم مولانا محمد حسین صاحب | ۱۰۰/۱۰ | مکرم امیر جماعت احمدیہ |
| ۵/۸۰ | مکرم مولانا محمد علی صاحب | ۲۸/۱۰ | مکرم سعید یعقوب الرحمن صاحب |
| ۶/۲۵ | مکرم مولانا محمد رضا صاحب | ۲۳/۱۰ | مکرم سعید بخش الدین صاحب |
| ۵/۲۵ | مکرم مولانا محمد صاحب | ۱۸/۱۰ | مکرم دیوبند احمد صاحب |
| ۲۶/۹۰ | مکرم مولانا محمد شمس الرحمن صاحب | ۱۸/۱۰ | مکرم سعید حسین صاحب |
| ۱۱/۰۹ | مکرم مولانا محمد صاحب | ۹/۵۰ | مکرم تقاضی ظہور الدین صاحب |
| ۶/۸۱ | مکرم مولانا محمد عبدالستار صاحب | ۱۰/۱۰ | مکرم ڈاکٹر اظہار عظیم صاحب |
| ۱۷/۵۰ | مکرم مولانا محمد زبیر صاحب | ۱۰/۱۰ | مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب |
| ۱۰/۵۰ | مکرم مولانا محمد رفیع احمد صاحب | ۱۰/۲۳ | مکرم ابراہیم صاحب |
| ۱۰/۵۰ | مکرم مولانا محمد زبیر صاحب | ۱۰/۱۰ | مکرم سعید عبدالحمید صاحب |
| ۱۰/۱۰ | مکرم مولانا محمد عبدالقادر صاحب | ۹/۸۰ | مکرم مسٹر نور احمد صاحب |
| ۶/۵۵ | مکرم مولانا محمد رفیع احمد صاحب | ۵/۱۰ | مکرم مسٹر نظام الدین صاحب |
| ۱۰/۹ | مکرم مولانا محمد صادق صاحب | ۲۵/۱۰ | مکرم مسٹر احمد صاحب |
| ۶/۹ | مکرم مولانا محمد صاحب | ۱۱/۱۰ | مکرم مسٹر محمد رضا صاحب |
| ۵/۵۰ | مکرم مولانا محمد شمس الرحمن صاحب | ۹/۱۰ | مکرم سعید رشید احمد صاحب |
| ۵/۲۵ | مکرم مولانا محمد صاحب | ۱۰/۱۰ | مکرم مولانا محمد رفیع صاحب |
| ۸/۲۷ | مکرم مولانا محمد صاحب | ۲۲/۵۰ | مکرم مولانا محمد صاحب |
| ۶/۱۰ | مکرم مولانا محمد صاحب | ۲۲/۵۰ | مکرم مولانا محمد صاحب |

درخواست دعا

مکرم عبدالرزاق صاحب
 محمد سلطان صاحب
 ۱۲/۷۵ سے محمد صاحب
 ۲۰/۵۱ سے محمد صاحب
 ۲/۲۵ کے بی ایوب صاحب
 ۱۰/۱۰ کے دی محمد صاحب
 ۱۲/۱۰ کے بی عبدالرحمن صاحب
 ۱۰/۱۰ کے کو پانچ صاحب
 ۱۰/۱۰ کے بی کنٹی کو صاحب
 ۱۶/۵۰ کے ام کے حسن نوبی صاحب
 ۲۶/۲۵ کے احمد کنٹی صاحب
 ۱۷/۷۵ کے ام محمد صاحب
 ۱۱/۱۰ کے ام آمن بی صاحب
 ۱۰/۱۰ کے بی بی حمزہ صاحب
 ۱۰/۱۰ کے ام کے بی الدین صاحب
 ۵/۱۰ کے مکرم مولوی یوسف صاحب
 ۱۰/۱۰ کے مکرم ام بیگ صاحب
 ۱۳/۱۰ کے بی ایوب صاحب
 ۵/۵۰ کے محمد احمد صاحب
 ۵/۱۰ کے عبدالستار صاحب
 ۶/۱۰ کے مکرم ام بیگ صاحب
 ۱۵/۱۰ کے مکرم محمد یعقوب صاحب
 ۳۶/۱۰ کے محمد علی صاحب
 ۶/۱۰ کے عبد الباقی صاحب
 ۷/۱۰ کے محمد علی صاحب
 ۵/۱۰ کے محمد علی صاحب
 (باقی آئندہ)

۲۸/۱۰ کے سعید یعقوب الرحمن صاحب
 ۲۳/۱۰ کے سعید بخش الدین صاحب
 ۱۸/۱۰ کے دیوبند احمد صاحب
 ۱۸/۱۰ کے سعید حسین صاحب
 ۹/۵۰ کے تقاضی ظہور الدین صاحب
 ۱۰/۱۰ کے ڈاکٹر اظہار عظیم صاحب
 ۱۰/۱۰ کے ڈاکٹر محمد حسین صاحب
 ۱۰/۲۳ کے ابراہیم صاحب
 ۱۰/۱۰ کے سعید عبدالحمید صاحب
 ۱۵/۱۰ کے مسٹر نور احمد صاحب
 ۸/۵۰ کے مسٹر نظام الدین صاحب
 ۲۵/۱۰ کے مسٹر احمد صاحب
 ۱۱/۱۰ کے مسٹر محمد رضا صاحب
 ۹/۱۰ کے سعید رشید احمد صاحب
 ۱۰/۱۰ کے مولانا محمد رفیع صاحب
 ۶/۱۰ کے مولانا محمد صاحب
 ۵/۵۰ کے مولانا محمد شمس الرحمن صاحب
 ۵/۲۵ کے مولانا محمد صاحب
 ۸/۲۷ کے مولانا محمد صاحب
 ۲۲/۵۰ کے مولانا محمد صاحب
 ۲۲/۵۰ کے مولانا محمد صاحب
 ۲۲/۵۰ کے مولانا محمد صاحب
 ۲۲/۵۰ کے مولانا محمد صاحب
 ۲۲/۵۰ کے مولانا محمد صاحب

ماہ اپریل کا آخری عشرہ

عہد پیمان مال فوری توجہ فرمایا

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ۱۳۰۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے جن میں اب صرف ۱۰ دن باقی رہ گئے ہیں۔

جماعتوں کے بجٹ لازمی چندہ جات اور اس کے مقابل پر جماعتوں کی طرف سے خزانہ گیارہ ماہ میں جو وصولی ہوئی ہے اس کا جائزہ لینے سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی لازمی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی اور بعض جماعتوں کی طرف سے وصولی میں کافی کمی ہے اور کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ گذر شدہ سالاں کے معقول رقم تا حال قابل ادا ہیں اور ہی ہے۔

وہاں سال میں عہد پیمان مال کو براہ عملہ جماعتوں کے نسبتی بجٹ وصولی اور لقبیاتی کی پوری توجہ سے آگاہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور دیگر جماعتوں کے ذریعہ بھی متواتر توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اخراجات کی بنیاد جماعتوں کی طرف سے مقرر چندہ جات کی آمد پر رکھی جاتی ہے اور سلسلہ کے ذمہ داریات کے ماتحت قرضے کی بھی اخراجات کو جاری رکھنا پڑتا ہے اس عہد پر کہ آخر مالی سال تک جماعتیں اپنے ذمہ کے اخراجات ادا کر دیں گی لیکن جو جماعتیں اپنے مالی خسران کو سہولتی مددی ادا کرنے سے کوتاہی اختیار کرتی ہیں یا جو ذمہ سے جو چیز معمولی زبرداری اور مالی مشکلات کی صورت میں آتی ہے اس کا اندازہ لگانا جن مسائل پیش نہیں رہے وہ خود شائع تنظیم ملے کے بعد ہمارے ذرائع آمد مدد دہر جانے کے باعث مرکز قادیان میں دور میں سے گذر رہا ہے اس میں اہلیان جماعت کی اپنے مالی خسران سے معمولی عدم توجہی غیر معمولی اثر ڈالنے والی نقصان اور مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔

اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۸ اپریل ۱۳۰۰ء کو اصحاب جماعت کو انکی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہوئے فرمایا:-

«اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَذَكَرْنَاكَ الْيَقِي كَوْثًا نَنْفَعُ الْمُرْتَدِّينَ اے تم لوگو! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو اس کی تمام مقامات میں ذمہ داری کے عہدے پر رکھنے کے لئے فرمائے ہیں تو تمہوں کو انکی ذمہ داریاں یاد دلاتا رہے کیونکہ یہ یاد دلاتا تمہوں کی توجہ بخشیتا ہے..... اس عمل کے ماتحت آج میں اصحاب جماعت کو ان کی بعض ذمہ داریاں یاد دلاتا چاہتا ہوں وہ ایسی ہیں کہ درست جانتے ہیں کہ ہمارے مالی سال کا آخری چندہ جارہا ہے تمام اصحاب جماعت کو غوراً اور تمام عہد پیمان مال نظام کو ملاحظہ فرمائیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پیش نظر رکھیں اور بجٹ سے ہمیں حصہ آمد لینی وصیت کے چندہ یا چندہ غام کہتے ہیں یا جلسہ سالانہ کا چندہ سے نہ صرف یہ کہ پورا ہمارے بلکہ جو بجٹ بنایا گیا تھا اس سے زیادہ آمد ہوجائے اور یقیناً آمد زیادہ ہو سکتی ہے..... پس جو بجٹ منظور چاہئے ہے وہ اصل ذمہ داری سے کم ہونے پر ہے اس لئے نہ صرف یہ کہ پیش ہوتی چاہئے کہ وہ بجٹ پورا ہوجائے بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی پیش ہونے چاہئے کہ جو حقیقی اور قابل بجٹ آمد کا ہے اس کے مطابق ساری جماعتوں کی آمد ہوجائے امید ہے کہ تمام پیرویدہ قریب صحابحان اور مال کے ساتھ تعلق رکھنے والے عہد پیمان مال اور ادارہ صحابحان اور ادارہ اضلاع و صوبائی امیر اس امر کی طرف خصوصی توجہ دینگے کہ اس ماہ کے اندر سال در سال کا بجٹ نہ صرف یہ کہ پورا ہوجائے بلکہ آمد بجٹ سے بھی زیادہ ہو جائے؟

امید ہے کہ اصحاب جماعت اور ان خصوصاً عہد پیمان مال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اندر جہت بالا رشاد کی تعمیل کی طرف پوری توجہ فرمائیں انکی کاشتوت دینی کے بنیو بھی ضروری ہے کہ اس سال کی وصول شدہ تمام رقم مالی سال ختم ہونے سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل ہو جائے لہذا سیکرٹری ان مال کو چاہئے کہ اس آخری عشرہ میں وصول شدہ چندہ جات ساتھ کے ساتھ مرکز میں بجا آ رہے تاکہ تمام وصول شدہ رقم اسی مالی سال کے حساب میں مرکز میں وصول ہو کر جمع ہو سکیں۔» (ماہنامہ بصیرت الامال قادیان)

موضع ابراہیم پور ضلع مرشد آباد بنگال میں آئندہ تشریح

(ادامہ)

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے مصیبت زدگان کی برکت امداد

محکم مرقوی علیہ الرحمہ صاحب فاضل مبلغ علاقہ بھرت پور کی طرف سے خاک راکو ۲ مارچ ۱۹۶۶ء کو بذریعہ خطاطی کے موصول ہوا ہے کہ موضع ابراہیم پور میں مورخہ ۲۶ مارچ کو ایک ننگ لگ جانے کے وجہ سے تین مکان نذر آتش ہو گئے ہیں جن میں سولہ مکانات ہمارے امری پور کول کے ہیں۔ اور اصحاب کا کافی نقصان ہوا ہے۔ گرواں تقاضے کے لئے اپنے فضل و کرم سے کسی جاتی نقصان سے اصحاب کو محفوظ رکھا جائے۔

خاک راکو میں وقت محرم ابراہیم صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ اور دیگر اراکین مجلس عاملہ کے پاس یہ روح فرسائے ہوئے ننگ سب اصحاب محرم دیکھیں جو کہ گرواں تقاضے میں سر آ رہی ہے اس مصیبت میں اصحاب جماعت کی فوری مدد کی جانی چاہئے۔ چنانچہ محکم ابراہیم صاحب کے شوق سے ضروری پارچہ امداد اور نقد دینے کے خاک راکو عزیز محترم ابراہیم خان کو ساتھ لے کر دوسرے روز ۲۶ مارچ کو موضع ابراہیم پور کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور وہاں پہنچ کر حالات کا جائزہ لے کر مبلغین خلافت اور ذمہ دار اصحاب کے مشورہ سے مسلمانانہ برکت امداد اور مصیبت زدگان میں تقسیم کی۔ اور اس موقع پر غیر احمدی دوستوں کی بھی مدد کی گئی۔ اس برکت امداد سے ہمارے مصیبت زدہ بھائیوں کا تمام کھسکہ حد تک ہٹا ہوا ہے۔ اور وہ بھی خود کی خوشیوں میں شریک ہوئے۔

عہد کے بعد کلکتہ کے امداد کی دوسرے کاغذ بھی روانہ کی گئی جو اصحاب میں تقسیم کر دی گئی اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے تقریباً ۱۸۰۰ روپے کے امداد کا جائیل ہے اس کے علاوہ سجدہ ابراہیم پور کی دوبارہ تعمیر کے سلسلہ میں ہمارے اخراجات ادا کرنے کی ایک اراہیم پور دست پیشکش کی ہے۔ مقامی جماعت کی طرف سے امدادہ خرچ کا منتظر رہے اصحاب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے نقصان کو تلافی کرے۔ اور جن اصحاب نے اپنی امداد کی کار خیر میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ اور ان کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ اور ان کا رزق میں محافظ و ناصر ہو جائے۔ خاک راکو شریف احمدی اتحادی راج احمدی مسلم کلکتہ

بھرت پور ضلع مرشد آباد میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

بھرت پور ضلع مرشد آباد میں ہماری جماعت کا یہ عہدہ قائم ہے مگر ابھی تک وہاں کوئی مسجد نہیں تھی۔ ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء کے شہرہ میں خاک راکو میں تبلیغی دورہ ہو گیا۔ اصحاب جماعت میں سوجھ بوجھ کرنے کی تحریک کی۔ محکم شیخ یعقوب حسین صاحب صدر جماعت نے یہ پیشکش کی کہ وہ اپنے مکان کا نصف حصہ مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ لجنہ امداد انہوں نے یہ خدمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رجسٹری بھی کر دیا ہے۔ خاک راکو نے صلح کرتے آراہیم پور میں جماعتی دورہ سے اس زمین پر مسجد تعمیر کروانے کی تحریک کی۔ اس دست نے بھی بعد غرضی اس تحریک پر لبیک کہا۔ اور ہمارے پیش کردہ

اندازہ خیر ساری کے مطابق رقم ہسٹا گم دی۔ خیر اجماع الشرائع الجزا اور اب بونڈل تقاضے وہاں جماعتی ضروریات کو پورا کر کے ان کی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ ناظرین غلطی ظاہر اصحاب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محکم شیخ یعقوب حسین صاحب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور ان کو امداد سے نوازے کیونکہ ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان کو اور ہمارے کلکتہ کے عزیز احمدی دوست کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ اور ان کے کار بار بھی برکت عطا کرے۔ اور بھرت پور میں مسجد کی آبادی اور جماعت کی ترقی کا سبب بن جائے۔ خاک راکو شریف احمدی اتحادی راج احمدی مسلم کلکتہ